مجلس انصاراللہ یوکے کا علمی تعلیمی وتربیتی مجلہ

انصارالدین

تبوک۔اخاء جلد 9 نمبر 5 ستمبر۔اکتوبر 2012





National Majlis Amla with Huzoor أيده الله تعالى بنصره العزيز at Majlis Ansarullah UK Annual Ijtema

7 3PN



All Majalis Zoma with Huzoor أيده الله تعالى بنصره العزيز at Majlis Ansarullah UK Annual Ijtema

﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعودؑ﴾

انصارالدین

جلد 9 نمبر 5 ستمبر تا اکتوبر 2012ء

فہرست مضامین

انصاراللہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز مَیں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

صدر مجلس انصاراللہ
چودھری وسیم احمد
مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر شمیم احمد
مدیر: محمود احمد ملک
نائبین: نوید احمد، حبیب الرّحمٰن غوری

مینیجر: محمود علی مرزا
ترسیل: فیاض احمد ملھی (انچارج)
زاھد احمد باجوہ، شھباز احمد، ارشد محمود،
ادریس احمد بٹر، محمد اختر،
میاں اخلاق احمد، رانا ظھور احمد

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں
قریباً ایک ماہ باقی ہے۔
پس تمام انصار جائزہ لیں کہ
کیا آپ نے اور آپ کی فیملی نے
2012ء کا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے؟
اور کیا آپ نے نئے سال 13-2012ء کا
''تحریک جدید'' کا وعدہ لکھوا دیا ہے؟

"Ansaruddin" 181 London Road, Morden, Surrey SM4 5HF
e-mail address: ansaruddinuk@hotmail.com

درس القرآن

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔(التوبہ:24)

اس آیت کریمہ کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

کہ اے محمد ﷺ! یہ بھی اعلان کردے کہ اگر تمہارے آباؤاجداد اور تمہاری اولادیں تمہاری آئندہ نسلیں اور تمہارے بھائی اور بیویاں اور تمہارے قبائل اور قومیں اور وہ اموال جن کو تم کماتے ہو اور محنت کیساتھ حاصل کرتے ہو اور وہ تجارتیں جن کے متعلق خوف دامنگیر رہتا ہے کہ کہیں نقصان نہ ہو جائے اور وہ رہنے کے گھر جن سے تم راضی ہو یعنی وہ محلات اور وہ مکانات جو تمہاری تمناؤں کے مطابق بنائے گئے ہوں۔اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ پیارے ہیں اور خدا کے رستے میں جہاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ. پھر تم انتظار کرو یہاں تک کہ خدا اپنا فیصلہ صادر فرمادے یعنی ایسا فیصلہ صادر فرمادے جس سے تمہاری محبت کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے اور خدا کا پیار پانے کی بجائے تم اس کی ناراضگی کے مورد بن جاؤ۔فرمایا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔خدا تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

قرآن کریم نے فسق کی تعریف فرمائی ہے اور فسق کی یہ تعریف آپ کو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔فسق سے تو ہم عموماً یہ سمجھا کرتے تھے کہ گناہ کرنا یا واضح طور پر ناپسندیدہ حرکت کرنا لیکن قرآن کریم نے فسق کو محبت کے مضمون میں داخل فرما کر عدم محبت کو فسق قرار دیا۔فرمایا، خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لازم ہے۔اگر تم اس وجود سے محبت نہیں کرتے تو تم فاسق ہو۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محبت نہ کرنے کا تعلق فسق سے کیا ہے؟ یہ تعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیان فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا کے نیچے ہے۔اور جو عمل خدا کی رضا سے باہر ہے وہ فسق ہے۔پس قرآن کریم نے فسق کی تعریف محبت کے مضمون میں لپیٹ کر بیان کی ہے۔لیکن حیرت انگیز ہے۔اگر تمہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جہاد والی زندگی سے پیار نہیں ہے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر جو جہاد کر کے دکھایا ہے اس کی تمہارے دل میں قدر نہیں ہے تو پھر تمہاری حالت فاسقوں جیسی ہے اور جہاں جہاں تم اس سنت سے ہٹتے ہو وہاں فسق میں داخل ہو جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔(خطبہ جمعہ 3/اپریل 1987ء)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کی افضلیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اپنے نفسوں کی اصلاح کی غرض سے نیز جماعت کے خلاف برپا ہونے والے غیر معمولی طوفانِ مخالفت کا مقابلہ راتوں کے تیروں اور دن کی عبادتوں کے ذریعہ کرنے کی خاطر ہر ہفتہ ایک روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ سوموار یا جمعرات کو یہ نفلی روزے رکھے جائیں تو بہتر ہے۔

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ سے ثابت ہے کہ آپ بڑے اہتمام کے ساتھ سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھا کرتے تھے اور ان دو دنوں میں خصوصاً نفلی روزے رکھنے پسند فرماتے تھے۔

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کو افضلیت دیتے تھے۔یہی روایت حضرت حفصہ، حضرت ابوقتادہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔(سنن الترمذی کتاب الصوم)

☆ حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ کبھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے ہیں کہ لگتا ہے کہ آپ کبھی ان میں وقفہ نہیں کریں گے اور پھر کبھی آپ اس طرح روزے رکھنے چھوڑ دیتے ہیں کہ لگتا ہے کہ اب آپ مسلسل روزے نہیں رکھیں گے سوائے دو ایام کے جن میں روزہ رکھتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: کون سے دو ایام؟ تو میں نے عرض کی "پیر اور جمعرات کے ایام"، تو آپ نے فرمایا کہ ان دو ایام میں انسان کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا اچھا عمل پیش ہو۔

(السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الصوم)

☆ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ کے حضور اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش ہو تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم)

☆ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔آپؐ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:۔سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے ان دو اشخاص کے جنہوں نے آپس میں قطع تعلق کیا ہوا ہوتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں۔(سنن ابن ماجہ کتاب الصوم)

کلام الامام علیہ السلام

قصیدہ

بِمُطَّلِعٍ عَلٰی اَسْرَارِ بَالِیْ
بِعَالِمِ عَیْبَتِیْ فِیْ کُلِّ حَالِیْ
بِوَجْہٍ قَدْ رَأَی اَعْشَارَ قَلْبِیْ
بِمُسْتَمِعٍ لِصَرْخِیْ فِی اللَّیَالِیْ
لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ
فَلَا تَقْفُ الظُّنُوْنَ بِغَیْرِ عِلْمٍ
وَخَفْ أَخْذَ الْمُحَاسِبِ ذِی الْجَلَالِ
تَرٰی آیَاتِ صِدْقِیْ ثُمَّ تَنْسٰی
لَحَاکَ اللّٰہُ مَالَکَ لَا تُبَالِیْ
تَعَالَ اِلَی الْھُدٰی ذُلًّا خُضُوْعًا
اِلٰی مَا تَکْتَسِیْ ثَوْبَ الدَّلَالِ
وَ اِنْ نَاضَلْتَنِیْ فَتَرٰی سِھَامِیْ
وَ مِثْلِیْ لَا یَفِرُّ مِنَ النِّضَالِ
سِھَامِیْ لَا تَطِیْشُ بِوَقْتِ حَرْبٍ
وَ سَیْفِیْ لَا یُغَادِرُ فِی الْقِتَالِ
أَبَا لِاِیْذَاءٍ اَتْرُکُ اَمْرَ رَبِّیْ
وَ مِثْلِیْ حِیْنَ یُؤْذٰی لَا یُبَالِیْ
رَأَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ
وَ اِنْ کَانَتْ أَدَقَّ مِنَ الْھِلَالِ
وَ کَمْ سِرٍّ أَرَانِیْ نُوْرُ رَبِّیْ
وَ آیَاتٍ عَلٰی صِدْقِ الْمَقَالِ
سَعَیْتُ وَ مَا وَنَیْتُ بِشَوْقِ رَبِّیْ
اِلٰی أَنْ جَاءَ نِیْ رَیَّا الْوِصَالِ
وَ قَدْ أُشْرِبْتُ کَاسًا بَعْدَ کَاْسٍ
اِلٰی أَنْ لَاحَ لِیْ نُوْرُ الْجَمَالِ
وَقَد أُعْطِیْتُ ذَوْقًا بَعْدَ ذَوْقٍ
وَ نَعْمَاءَ الْمَحَبَّۃِ وَالدَّلَالِ
وَجَدْتُ حَیَاتَ قَلْبِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
وَ عَادَتْ دَوْلَتِیْ بَعْدَ الزَّوَالِ
لُقَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْأَھَالِیْ
تَرَکْنَا ھٰذِہِ الدُّنْیَا لِوَجْہٍ
وَ اٰثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَی الْجِمَالِ
وَ اِنَّکَ تَزْدَرِیْ نُطْقِیْ وَ قَوْلِیْ
وَ لَوْصَادَفْتَہٗ مِثْلَ اللَّآلِیْ

قَسم اس ذات کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قَسم اس ذات کی جو ہر حال میں میرے سینے کے راز سے واقف ہے۔

قسم اس ذات کی جس نے میرے ٹکڑے ٹکڑے دل کو دیکھا ہے اور قَسم اس ذات کی جو راتوں کو میری آہ وزاری کو سننے والا ہے۔

میں یقیناً ربِّ کریم رحیم کی طرف سے اس طوفانِ ضلالت کے وقت بھیجا گیا ہوں۔

پس تو نادانی کرتے ہوئے بے بنیاد خیالی باتوں کی پیروی نہ کر اور جلال والے اور حساب لینے والے خدا کی گرفت سے ڈر۔

تو میری سچائی کے نشان دیکھتا ہے۔ اور پھر بھول جاتا ہے۔ خدا تیرا برا کرے۔ کیا بات ہے کہ تو پرواہ نہیں کرتا۔

فروتنی اور خاکساری سے ہدایت کی طرف آ جا۔ تو کب تک غرور کا لباس پہنے رکھے گا۔

اگر تو تُو نے میرا مقابلہ کیا تو میرے تیروں کا تجھے پتہ لگ جائیگا اور میرے جیسا آدمی مقابلہ کے وقت بھاگا نہیں کرتا۔

لڑائی کے وقت میرے تیر خطا نہیں جاتے اور میری تلوار لڑائی میں (کسی کو) نہیں چھوڑتی۔

کیا دُکھ دیئے جانے سے میں اپنے ربّ کے کام کو چھوڑ دوں؟ جبکہ میرے جیسا آدمی ایذاء دیئے جانے پر پرواہ نہیں کیا کرتا۔

میں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پائیں اگر چہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں۔

اور کتنے ہی بھید میرے ربّ کے نور نے مجھے دکھائے اور میری باتوں کی سچائی پر نشانات دکھائے ہیں۔

میں نے اپنے ربّ کے اشتیاق میں کوشش جاری رکھی اور کوئی سُستی نہ کی یہاں تک کہ مجھے وصالِ الٰہی کی خوشبو آ گئی۔

اور مجھے پیالے پر پیالہ پلایا گیا یہاں تک کہ مجھ پر جمالِ حقیقی کا نور جلوہ گر ہو گیا۔

اور مجھے ذوق پر ذوق دیا گیا اور محبت اور ناز کی نعمتیں عطا ہوئیں۔

میں نے اپنی فنا کے بعد دل کی زندگی کو پالیا اور میری سلطنت زوال کے بعد لوٹ آئی۔

دسترخوانوں کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج میں کئی گھرانوں کو کھلانے والا بن گیا ہوں۔

ہم نے یہ دنیا ایک چہرے کی خاطر چھوڑ دی ہے اور ہم نے اس کے جَمال کو جِمال یعنی اونٹوں پر ترجیح دی ہے۔

تو میرے کلام اور میری بات کو حقیر سمجھتا ہے اگر چہ تُو نے اسے موتیوں کی مانند پایا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد پنجم۔ صفحہ 596-594)

فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2012ء میں ارشاد فرمایا:

''جب ہم دنیا کے مذاہب کا احترام وعزت کرتے ہیں، اُن کے بزرگوں اور انبیاء کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سمجھتے ہیں تو صرف اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ مخالفینِ اسلام باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں، بیہودہ قسم کی تصویریں بھی بناتے ہیں، مگر ہم کسی مذہب کے نبی اور بزرگ کو جواب میں غلط الفاظ سے نہیں پکارتے یا اُن کا استہزاء نہیں کرتے۔ اس کے باوجود مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے کہ یہ امن برباد کرنے والے ہیں۔ پہلے خود یہ لوگ امن برباد کرنے والی حرکتیں کرتے ہیں، جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب جذبات بھڑک جائیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان ہیں ہی تشدد پسند، اس لئے ان کے خلاف ہر طرح کی کارروائی کرو۔

......مخالفینِ اسلام کو یہ سب کچھ کرنے کی جرأت اس لئے ہے کہ مسلمان ایک ہو کر نہیں رہتے لیکن ہم احمدی مسلمان جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کے ہاتھ پر جمع کر دیا ہے، ہمارا بہرحال کام ہے کہ دنیا کو ہدایت کے راستے دکھائیں، امن اور سلامتی کے طریق بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو جو میں نے پڑھا ہے، اس کی خوب تشہیر کریں تا کہ دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چل سکے۔ دنیاداروں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہمارے دل میں اور حقیقی مسلمان کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کا اسوہ حسنہ کس قدر خوبصورت ہے اور اس میں کیا حسن ہے؟ ایک حقیقی مسلمان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق اور محبت ہے، اس کا یہ لوگ اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کا اظہار آج سے چودہ سو سال پہلے صرف حسان بن ثابت نے ہی اپنے اس شعر میں نہیں کیا تھا کہ ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ مَنْ شَآءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

(تحفۂ غزنویہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 583)

یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تُو تو میری آنکھ کی پُتلی تھا آج تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہوگئی۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ میں تو تیری موت سے ہی ڈرتا تھا۔ یہ شعر آپ کی وفات پر حسانؓ بن ثابت نے کہا تھا لیکن ہم میں اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت، ایک گہری عشق ومحبت پیدا کی ہے۔ ہمارے دل میں اس عشق ومحبت کی جوت جگائی ہے۔ آپ ایک جگہ اس عشق ومحبت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ کا جو بڑا المباعربی قصیدہ ہے، اُس کے کچھ شعر ہیں کہ:

قَوْمٌ رَاَوْکَ وَاُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ مِنْ ذَالِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ

کہ ایک قوم نے تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے، اُس بدر کی جس نے مجھے اپنا عاشق بنایا۔

یَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً وَ تَاَلُّمًا مِنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اُٹھانے سے بھی روتے ہیں۔

وَاَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَةً وَاَرَی الْغُرُوْبَ تُسِیْلُهَا الْعَیْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

یہ قصیدہ بہت ساروں کو بلکہ اب تو ہمارے بچوں کو بھی یاد ہے۔ اور اس لمبے قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ:

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّةُ الطَّیَرَانِ

کہ میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اُڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش میرے اندر اُڑنے کی طاقت ہوتی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 اور 594)

پس ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے یہ سبق سکھائے گئے ہیں اور یہ دنیادار کہتے ہیں کہ کیا فرق پڑتا ہے؟ ہلکا پھلکا مذاق ہے۔ جب اخلاق اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اخلاق کے معیار بجائے اونچے جانے کے پستیوں کو چھونے لگیں تو تبھی دنیا کے امن بھی برباد ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے، ہمارا کام ہے کہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔......''

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم پہلو ...... شکر گزاری

(صاحبزادہ مرزا انس احمد)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔ اگر تجھ سے کوئی برائی ہو جائے تو اس کے معاً بعد کوئی نیکی کر، وہ بدی کے اثر کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ پیش آ۔ (ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا اور اس دن تم سے میری مجلس میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہوگا۔ (ترمذی)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن خلق کا ایک پہلو یہ تھا کہ آپؐ بہت قدردان تھے اور طبیعت میں بہت زیادہ شکر کا جذبہ تھا۔ خدا کے لئے بھی اور خدا کے بندوں کے لئے بھی۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ رسول اکرمؐ جب آپ کو قرب الٰہی حاصل ہے تو پھر آپؐ اس طرح عبادت کیوں کرتے ہیں فرمایا کہ کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

چھوٹی چھوٹی بات کی بھی قدر کرتے تھے۔ ممنونیت محسوس کرتے تھے اور اس کا اظہار فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے ایک دفعہ رسول اللہؐ کے لئے وضو کا پانی رکھا تو شکر گزاری کا اظہار اس دعا کے ساتھ کیا کہ اے خدا اس کو دین کی سمجھ عطا کر اور اسے تفسیر قرآن کا علم بخش۔

ابوزید عمرو بن احطبؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ نے پینے کو پانی مانگا۔ اس پر میں رسول اللہؐ کے لئے ایک برتن میں پانی لایا۔ پیش کرنے لگا تو نظر پڑی کہ اس میں ایک بال ہے۔ میں نے جھٹ سے بال نکال دیا اور صاف پانی رسول اللہ کو پیش کیا۔ رسول اللہؐ نے (محبت سے) میری طرف دیکھا اور مجھے اس خدمت کا یہ صلہ دیا کہ میرے لئے دعا کی کہ اے اللہ اس کو خوبصورت بنا دے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے آپ کے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور آپ کو حسن و جمال کی دعا دی۔ (ابن حبان جلد 7 صفحہ 151)

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

اظہار ممنونیت، قدردانی اور شکر گزاری میں غیروں اور اپنوں میں کوئی تمیز نہیں تھی۔ مطعم بن عدی وہ شخص تھا جس نے رسول اللہؐ کے طائف سے مکہ واپس آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی تھی اور اپنی پناہ میں مکہ میں رسول اللہ کو واپس لایا تھا۔ رسول اللہؐ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارہ میں فرمایا:

''اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے وہ ان گندے لوگوں کے بارہ میں سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر سے ان کو چھوڑ دیتا۔'' (بخاری کتاب المغازی)

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ہم (صحابہؓ) ایک سفر میں رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے (تبوک سے واپسی کا سفر تھا) رسول اکرمؐ نے مجھے اس ٹولی میں شامل کیا تھا جو اصل قافلہ سے آگے چل رہی تھی اور ہم سب ہی بہت زیادہ پیاسے تھے۔ ہم سفر کر رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو (اونٹ پر سوار) پانی کے دو مشکیزوں پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے۔ کہنے لگی یہاں تو کہیں پانی نہیں ہے۔ اس پر ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے ڈیرے سے پانی کتنے فاصلہ پر ہے کہنے لگی اتنے فاصلہ پر پانی ہے کہ ایک پورا دن اور پوری رات چل کر وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے (یعنی تقریباً 60 میل) اس پر ہم نے اس سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس چلو۔ اس نے جواب دیا کہ کیسا رسول۔ میں تو کسی رسول کو نہیں جانتی۔ عمران کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ جانے کو تیار نہیں تھی لیکن ہم نے اس کو اپنی مرضی نہ کرنے دی۔ اس کو مجبور کر کے رسول اللہؐ کے پاس لے چلے۔ ہم نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ عورت بھی (بمع اپنے پانی کے مشکیزوں کے) ہمارے ساتھ تھی۔ رسول اللہؐ نے ماجرا دریافت کیا۔ اس پر وہ عورت بول پڑی اور جو کچھ اس نے ہمیں پانی کے بارہ میں بتایا تھا۔ وہ رسول اللہ کی خدمت میں بھی عرض کیا۔ لیکن اس نے رسول اللہ کو مزید یہ بتایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ رسول اللہؐ نے اس کی بات سننے کے بعد فرمایا کہ اس کے مشکیزے اتار کر لاؤ اور پھر رسول اللہؐ نے اس کے نچلے دھانوں پر اپنے ہاتھ سے مسح کیا۔ عمران کہتے ہیں اس کے بعد ہم چالیس پیاسے تھے جنہوں نے ان مشکیزوں سے پانی پیا اور خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر ہم نے اونٹوں کو تو پانی نہیں پلایا البتہ قافلہ میں جتنے مشکیزے اور برتن تھے وہ ہم نے اس عورت کے مشکیزوں سے پانی سے بھر لئے۔ لیکن جب آخری برتن بھرا گیا تو بھی عورت کے مشکیزوں کا یہ حال تھا کہ وہ لبالب بھرے ہوئے تھے لگتا تھا کہ پانی ان کو پھاڑ کر باہر نکل آئے گا۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا تو عمران کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اچھا اب جو کھانے کا سامان تمہارے پاس ہے لاؤ۔ پھر اس عورت کے لئے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں وہ یہ سامان اور اپنا پانی لے کر واپس ہوئی۔ اپنے عزیزوں کے پاس پہنچی تو کہنے لگی کہ میں آج ایک ایسے انسان سے مل کر آئی ہوں جو یا تو بہت بڑا جادوگر ہے یا وہ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں نبی ہے۔ عمران کہتے ہیں کہ اس عورت کے ذریعہ سے خدا نے اس کے قبیلہ کو ہدایت دی وہ خود بھی مسلمان ہو گئی اور اس کا قبیلہ بھی مسلمان ہو گیا۔

عجیب انداز ہے شکر گزاری اور اظہار احسان مندی کا۔ اس عورت کا پانی تو جوں کا توں رہا تھا لیکن پھر بھی آپؐ اس کے ممنون تھے کہ وہ آپؐ کے کام آئی۔ رسول اکرمؐ نے اس کے احسان کو مانا اور اس کا اس کو اجر دیا۔ اس لئے جیسا کہ

دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے اس عورت نے اپنے قبیلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص جادوگر اس لئے نہیں ہوسکتا کہ جادوگر وہ اخلاق نہیں دکھا سکتا جو اس نے دکھائے۔ یہ یقیناً خدا کا نبی ہے۔ احسان اور احسان کے بدلہ میں بعض دفعہ کوئی نسبت بھی نہ ہوتی جتنا آپؐ سے کیا جاتا اس سے کہیں بڑھ کر کرتے۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اکرم کو تر یں بہت پسند تھیں۔ معوذ نے میرے ہاتھ رسول اکرم کو ایک صاع تازہ کھجوروں کا اور ایک صاع چھوٹی ترکا بطور تحفہ بھیجا۔ نیچے کھجوروں والا برتن تھا اوپر تریں تھیں۔ ربیع کہتی ہیں کہ ان دنوں رسول اکرمؐ کے پاس بحرین سے زیورات آئے ہوئے تھے میں نے جب یہ تحفہ پیش کیا تو رسول اکرمؐ نے اپنی مٹھی ان زیورات سے بھری اور مجھے دے دئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے اتنا زیور دیا جو میری مٹھی میں آ جاتا اور پھر فرمایا کہ اسے پہنو۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے آپؐ سے نیکی کی ہو اور آپؐ نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو خواہ دعا ہی کی شکل میں کیوں نہ ہو۔

اسمٰعیل بن ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا عبداللہ بن ربیعہ نے انہیں بتایا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے چالیس ہزار (کی رقم) قرض لی۔ پھر جب رسول اللہؐ کے پاس مال آیا تو رسول اللہؐ نے میرا قرض واپس کر دیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دی کہ بارک اللّٰہ فی اھلک ومالک کہ خدا تیری اولاد اور تیرے مال میں برکت ڈالے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ تو یہی ہے کہ قرض دہندہ کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس کے حق میں دعا کی جائے اور اس کا قرض واپس کیا جائے۔ (نسائی کتاب البیوع. باب الاستقراض)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تحفہ قبول کیا کرتے تھے اور پھر اپنی طرف سے تحفہ دے کر اس تحفہ کو لوٹاتے بھی تھے۔

(بخاری کتاب الھبة باب المکافئة فی الھبة)

صحابہؓ جس طرح آپؐ سے محبت کرتے اور اس محبت کا اظہار کرتے تھے آپؐ اس کی بہت قدر دانی فرماتے تھے۔ مسلم کی ایک لمبی حدیث ہے۔ جس میں ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں (اغلباً تبوک سے واپسی کا سفر ہے) رات آئی سب لوگ اپنے اپنے دھیان میں چلے جا رہے تھے۔ لیکن ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی اونٹنی رسول اکرمؐ کی سواری کے ساتھ رکھی ہوئی تھی اور میری نگاہ رسول اللہؐ پر تھی جب نصف رات گزر گئی تو رسول اللہ ﷺ سواری پر سو گئے۔ رسول اللہؐ سوتے سوتے اپنی کاٹھی سے کھسک گئے۔ مَیں نے آگے بڑھ کر رسول اللہ کو سہارا دیا اور رسول اللہؐ کو کاٹھی پر سیدھا کر دیا لیکن مَیں نے بڑی احتیاط سے ایسا کیا کہ کہیں رسول اللہؐ کی آنکھ نہ کھلے اور میں اس مقصد میں کامیاب رہا۔ کچھ رات گزری تو پھر ایسا ہی ہوا اور میں نے پھر بغیر رسول اللہؐ کو جگائے رسول اللہؐ کو سہارا دے کر سیدھا کر کے بٹھا دیا۔ کہتے ہیں کہ پھر صبح کے قریب رسول اللہؐ کو نیند میں زیادہ زور سے جھٹکا لگا اور رسول اللہؐ گرنے لگے تب میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسول اللہؐ کو سہارا دیا۔ اس دفعہ رسول اللہؐ کی آنکھ کھل گئی۔ ابھی اندھیرا تھا مجھے پہچانا نہیں۔ فرمایا کون ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ ابوقتادہ۔ فرمایا کہ کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہؐ سر شام سے ہی جب سے سفر شروع کیا ہے رسول اللہؐ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اس پر آپؐ نے مجھے دعا دی۔ جس طرح تُو نے خدا کے نبی کی حفاظت کی اللہ تیری حفاظت کرے۔

جب دین کی کوئی خدمت کرتا تو اس پر اظہار محبت اور اظہار تشکر کا انداز اور ہی ہوتا تھا۔ جنگ احزاب کے موقع پر حضرت حذیفہؓ کو دشمنوں کا حال معلوم کرنے کو بھیجا۔ سخت سردی تھی کہتے ہیں جب میں ان کا حال دریافت کر کے واپس آیا تو مجھ پر شدید کپکپی طاری تھی جیسے میں ٹھنڈے حمام سے نکلا ہوں۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو آ کر صورت حال بتائی اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو مجھے اپنے پاس لٹا کر میرے اوپر اپنی چادر کا ایک حصہ اوڑھا دیا۔ میں وہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بالکل قریب رسول اللہ ﷺ کی چادر کی گرمی میں لیٹا لیٹا سو گیا صبح رسول اللہ ﷺ نے مجھے جگایا اور فرمایا کہ اب تو بہت سو لئے صبح ہو گئی ہے اٹھو۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو کسی کے لئے یہ کہتے نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تیرے پر قربان ہوں سوائے سعد بن مالک کے۔ جنگ احد کا موقع تھا سعد مسلمانوں کی طرف سے تیر اندازی کر رہے تھے اور رسول اللہؐ ان کے پاس کھڑے کہتے جاتے تھے سعد تیرے پر میرے ماں باپ قربان تُو اسی طرح تیر چلاتا جا۔ سعد تیرے پر میرے ماں باپ قربان تو اسی طرح تیر چلاتا جا۔

(بخاری کتاب المغازی باب اذھمت طائفتان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں آنحضور ﷺ کے بارہ میں بننے والی شر انگیز فلم پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اُس عظیم نبی کی عزت و ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں۔ اور جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام بھیجیں"۔

"مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ ردّ عمل دکھانا چاہئے کہ درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔ یہ ردّ عمل ہے۔ یہ ردّ عمل تو بے فائدہ ہے کہ اپنے ہی ملکوں میں اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے یا جلوس نکل رہے ہیں تو پولیس کو مجبوراً اپنے ہی شہریوں پر فائرنگ کرنی پڑے اور اپنے لوگ ہی مر رہے ہوں"۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کی مقابلہ تفسیر نویسی میں تاحیات ناکامی

(مظفر احمد دُرّانی مربی سلسلہ)

25/اگست 2012ء کو پاکستان کے شہر گولڑہ شریف میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مذہبی و سرکاری اعلیٰ شخصیات نے شریک ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس کی اگلے ہی دن پرنٹ میڈیا نے خوب تشہیر کی بلکہ اشاعتِ خصوصی کا بھی اہتمام کیا۔ اگرچہ یہ بات بڑی خوش کن تھی کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت و رفعت کے بیان کے لئے ایک نشست کا انعقاد کیا گیا ہے۔ لیکن اخبار میں رپورٹس پڑھ کر مایوسی ہوئی کہ کانفرنس کا نام تو ''تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس'' رکھا گیا اور اسی مقدس نام پر لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ لیکن ساری تقریروں کا عنوان پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کی سیرت و سوانح کا بیان تھا۔ گویا پیر صاحب گولڑہ شریف کو ہی ''تاجدارِ ختمِ نبوت'' قرار دے دیا گیا ہے یا معاملہ کچھ اور ہے۔

کانفرنس کا اعلامیہ

پرنٹ میڈیا کے مطابق پیر معین الحق گیلانی کی سربراہی میں ورکنگ گروپ نے طویل مشاورت کے بعد کانفرنس کا اعلامیہ تیار کیا جسے سید طاہر رضا شاہ بخاری نے کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ

''موجودہ دور کا جدید تعلیم یافتہ ذہن اور میڈیا کی یلغار سے متاثر نئی نسل کو شاید اس واقعہ کی اہمیت معلوم ہی نہیں اور نہ ہی عہدِ حاضر کے دانشور اس ''فتحِ مبین'' کا صحیح تناظر سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ موجودہ نسل کو اس عظیم الشان فتح کے مکمل پس منظر، مقاصد اور نتائج و عواقب سے روشناس کروایا جائے''۔ (روزنامہ ''میٹرو واچ'' اسلام آباد خصوصی اشاعت 26/اگست 2012ء)

اعلامیہ میں جس فتحِ مبین کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد وہ فتح ہے جو بزعمِ خویش پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بانی سلسلہ احمدیہ) کے مقابلہ میں قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں حاصل ہوئی۔ اب خاکسار ذیل میں اعلامیہ کی اشد ضرورت کے مطابق ہی اس مقابلہ کا پس منظر، مقاصد اور نتائج و عواقب سے اپنے قارئین کو روشناس کروانے کی کوشش کرے گا۔

مقابلہ کا پس منظر

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، بانی سلسلہ احمدیہ نے جب ماموریت کا دعویٰ فرمایا تو ہر طرف سے مخالفت کا بازار گرم ہوا آپ پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے، جن کے آپ نے قرآن و حدیث کے روشن دلائل کے ساتھ تسلی بخش اور مسکت جوابات دیئے۔ کامیاب مناظروں اور مباحثوں کے ذریعہ حق و صداقت کا بول بالا کیا۔ آپ کے مخالفین نے آپ کی کامیابیوں اور آپ کے دلائل کے غلبہ کو دیکھتے ہوئے اشتعال انگیزی کے ذریعہ مباحثوں اور مناظروں میں دنگا وفساد شروع کر دیا۔ قیامِ امن اور بعض قانونی تقاضوں کے پیشِ نظر 1896ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب ''انجامِ آتھم'' میں یہ اعلان فرمایا کہ آئندہ آپ مناظروں اور مباحثوں میں حصہ نہیں لیں گے اور مخالف علماء کے ساتھ حق و صداقت میں فیصلہ کے لئے مباہلہ کا طریق پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ نے جن علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کی طرف بلایا ان میں گولڑہ ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور پیر مہر علی شاہ صاحب بھی تھے۔ جو صوفیاء کے چشتی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر پیر مہر علی شاہ صاحب نے مباہلہ کے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموش ہی رہے۔

تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج

جب پیر صاحب کی طرف سے مباہلہ کا کوئی جواب نہ ملا تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اُن کی طرف منسوب کتاب ''شمس الہدایہ'' جس میں اُن کا یہ دعویٰ درج ہے کہ انہیں قرآن کی سمجھ و علم عطا کیا گیا ہے، کی مناسبت سے انہیں قرآن کریم کی کسی ایک سورۃ کی عربی زبان میں تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا اور 20 جولائی 1900ء کو پیر صاحب کو براہِ راست مخاطب کرتے ہوئے مقابلہ کی دعوت دی اور لکھا:

''قرآن شریف کی کوئی سورۃ نکالیں اور اس میں سے چالیس آیات یا ساری سورۃ (اگر چالیس آیت سے زیادہ نہ ہو) لے کر فریقین یہ دعا کریں کہ یاالٰہی ہم دونوں میں سے جو شخص تیرے نزدیک راستی پر ہے اس کو تو اس جلسہ میں سورۃ کے حقائق اور معارف فصیح اور بلیغ عربی میں اسی جلسہ میں لکھنے کے لئے اپنی طرف سے ایک روحانی قوت عطا فرما...... اس تفسیر کے لکھنے کے لئے ہر ایک فریق کو پورے سات گھنٹے مہلت دی جائے گی۔ زانو بہ زانو لکھنا ہوگا ...... جب فریقین لکھ چکیں تو وہ دونوں تفسیریں بعد دستخط تین اہل علم کو جن کا اہتمام حاضری و انتخاب پیر مہر علی شاہ کے ذمہ ہوگا، سنائی جائیں گی...... وہ تینوں مولوی صاحبان حلفاً یہ رائے ظاہر کریں کہ دونوں عربی عبارتوں میں سے کونسی تفسیر...... تائید روح القدس میں سے لکھی گئی ہے۔...... پس اس طرز کے مباحثہ اور اس طرز کے تین مولویوں کی گواہی سے اگر ثابت ہو گیا کہ درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا یا مجھ سے ہو سکا اور انہوں نے بھی میرے مقابلہ پر ایسے ہی کر دکھایا...... تو میں اقرار کروں گا کہ حق پیر مہر علی شاہ کے ساتھ ہے۔ اپنی تمام کتابیں جو اس دعویٰ کے متعلق ہیں جلا دوں گا اور اپنے تئیں مخذول و مردود سمجھوں گا...... لیکن اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا...... تو وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 331-325)

مقابلہ تفسیر نویسی سے پیر صاحب کا فرار

حضرت مرزا صاحب کا یہ اشتہار پیر صاحب کو ملا اور آپ نے اسے پڑھا اور اپنی علمی حیثیت کا خوب خوب احساس ہوا۔ اب نہ مقابلہ تفسیر نویسی میں میدان میں آنے کی ہمت تھی اور نہ مریدوں کے خوف سے اس کا انکار کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنے ساتھیوں کے مشورہ سے 25/جولائی 1900ء کو ایک اشتہار دیا جس میں یہ تجویز دی کہ پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت پر بحث ہو۔ جس کی منصفی اور ثالثی مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے دیگر دو مولویوں کے ساتھ کریں۔

اگر وہ اپنا فیصلہ پیر صاحب کے حق میں دیں تو مرزا صاحب کو پیر صاحب کی بیعت کرنا پڑے گی پھر اس کے بعد مقابلہ تفسیر نویسی کی بات ہوگی۔

(واقعاتِ صحیحہ از مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 25)

پیر صاحب کے مقاصد

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مقصد تو یہ تھا کہ مقابلہ تفسیر نویسی سے دونوں اطراف کی علمی حیثیت واضح ہو جائے گی، کیونکہ اللہ کے نزدیک مطہر لوگ ہی قرآن کے حقائق و معارف بیان کر سکتے ہیں۔ اور خدمتِ دین کا یہ ایک اچھا موقع ہوگا جس سے عوام کو فہم و تعلیم قرآن میں مدد ملے گی۔ مگر پیر صاحب نے اپنے اشتہار کے ذریعہ مقابلہ تفسیر نویسی سے انکار و فرار کی ایک راہ نکال لی۔ پیر صاحب کی اس چال کا پول کھولتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فوری طور پر اس کا محاسبہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

"افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے میری اس دعوت کو جس مسنون طور پر حق کھلتا تھا اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے فیصلہ ہو جاتا تھا ایسے صریح ظلم سے ٹال دیا ہے جس کو بجز ہٹ دھرمی کچھ نہیں کہہ سکتے اور ایک اشتہار شائع کیا کہ ہم اوّل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بحث کرنے کے لئے حاضر ہیں اس میں اگر تم مغلوب ہو تو ہماری بیعت کر لو اور پھر بعد اس کے ہمیں وہ اعجازی مقابلہ بھی منظور ہے۔ اب ناظرین سوچ لیں کہ اس جگہ کس قدر جھوٹ اور فریب سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جبکہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رُو سے مغلوب ہونے کی حالت میں میرے لئے بیعت کرنے کا حکم لگایا گیا ہے تو پھر مجھے اعجازی مقابلہ کے لئے کونسا موقع دیا گیا اور ظاہر ہے کہ غالب ہونے کی حالت میں تو مجھے خود ضرورت اعجازی مقابلہ کی باقی نہیں رہے گی اور مغلوب ہونے کی حالت میں بیعت کرنے کا حکم میری نسبت صادر کیا گیا۔ اب ناظرین بتلاویں کہ جس مقابلہ اعجازی کے لئے میں نے بلایا تھا اس کا موقع کونسا رہا۔ پس یہ کس قدر فریب ہے کہ پیر جی صاحب نے پیر کہلا کر اپنی جان بچانے کے لئے اس کو استعمال کیا ہے۔ پھر اس پر ایک اور جھوٹ یہ ہے کہ آپ اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ ناظرین انصاف کریں کہ کیا یہی طریق منظوری ہے جو انہوں نے پیش کیا ہے؟ منظوری تو اس حالت میں ہوتی کہ وہ بغیر کسی حیلہ بازی کے میری درخواست کو منظور کر لیتے مگر جبکہ آپ نے ایک اور درخواست پیش کر دی اور یہ لکھ دیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے رُو سے مباحثہ ہو اور اگر منصف لوگ جو اُنہی کی جماعت میں سے ہوں گے یہ رائے ظاہر کریں کہ پیر صاحب اس مباحثہ میں غالب رہے تو پھر بیعت کر لو۔ اب بتلاؤ کہ جب منقولی مباحثہ پر ہی بیعت تک نوبت پہنچ گئی تو میری درخواست کے منظور کرنے کے کیا معنے ہوئے، وہ تو بات ہی معرض التوا میں رہی، کیا اسی کو منظوری کہتے ہیں؟ کیا میں پیر صاحب کا مرید بن کر پھر تفسیر لکھنے میں ان کا مقابلہ بھی کروں گا یا غالب ہونے کی حالت میں میرا حق نہیں ہوگا کہ میں اُن سے بیعت لوں اور میرے لئے پھر اعجازی مقابلہ کی ضرورت رہے گی مگر اُن کے لئے نہیں۔ اور پھر قابل شرم دھوکا جو اس اشتہار میں دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بیان نہیں کیا گیا کہ ہماری اس دعوت سے اصل غرض کیا تھی۔ ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ اصل غرض اس اشتہار سے یہ تھی کہ جب کہ نقلی مباحثات سے مخالف علماء راہ راست پر نہیں آئے اور ان مباحثات کے ہوتے ہوئے بھی دس سال سے کچھ زیادہ گذر گئے اور اس عرصہ میں میں نے چھتیس کتابیں تالیف کر کے قوم میں شائع کیں اور ایک سو سے زیادہ اشتہار شائع کیا اور ان تمام تحریروں کی پچاس ہزار سے زیادہ کاپی ملک میں پھیلائی گئی اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے اعلیٰ درجہ کا ثبوت دیا گیا لیکن ان تمام دلائل اور مباحثات سے انہوں نے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا تو آخر خدا تعالیٰ سے امر پا کر سنت انبیاء علیہم السلام پر علاج اس میں دیکھا کہ ایک فوری مباہلہ کے رنگ میں اعجازی مقابلہ کیا جائے لیکن اب پیر صاحب مجھے اسی پہلے مقام کی طرف کھینچتے ہیں اور اسی سوراخ میں پھر میرا ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں جس میں بجز سانپوں کے میں نے کچھ نہیں پایا اور جس کی نسبت میں اپنی کتاب انجام آتھم میں مولویوں کی سخت دلی کو دیکھ کر تحریری وعدہ کر چکا ہوں کہ آئندہ ہم ان کے ساتھ مباحثات مذکورہ نہیں کریں گے۔ پیر صاحب نے کسی جگہ ہاتھ پڑتا نہ دیکھ کر اس غریق کی طرح جو گھاس پات پر ہاتھ مارتا ہے مباحثہ کا بہانہ پیش کر دیا؛ یہ خیال میری نسبت کر کے کہ اگر وہ مباحثہ نہیں کریں گے تو ہم عوام میں فتح کا نقارہ بجائیں گے۔ اور اگر مباحثہ کریں گے تو کہہ دیں گے کہ اس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کر کے پھر توڑا۔ ہم پیر صاحب سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ اپنے نفس کیلئے یہ جائز رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کر کے پھر توڑ دیں؟ پھر ہم سے آپ نے کیونکر توقع رکھی؟" (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 90-88)

فتح کا نقارہ بجانے کی چال

24 اگست 1900ء کو پیر صاحب اچانک اپنے مریدوں کے جلو میں لاہور کے لئے روانہ ہوئے، از خود 25 اگست کی تاریخ مقابلہ کے لئے مقرر کر دی۔ اور گھر سے چلتے چلتے ایک چالاکی کی جس کا ذکر کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مرکزی رہنما مولوی اللہ وسایا صاحب نے اسی "تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس" میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"دشمنانِ اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بیہودہ اور لغو فلم بنائی ہے اور جس ظالمانہ طور پر اس فلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہانت کا اظہار کیا گیا ہے اس پر ہر مسلمان کا غم اور غصہ ایک قدرتی بات ہے"۔

"اس عظیم محسنِ انسانیت کے بارے میں ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مسلمان کا دل خون ہونا چاہئے تھا اور ہوا اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کو تکلیف پہنچی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلام صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ جس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا ادراک عطا فرمایا۔ پس ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے۔ اُنہیں وہ عبرت کا نشان بنا جو رہتی دنیا تک مثال بن جائے"۔

تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''قبلہ پیر صاحب جب بذریعہ ریل لاہور کے لئے روانہ ہونے لگے تو مرزا قادیانی کو بذریعہ ٹیلی گرام مطلع کیا اور کہا کہ وعدے کے مطابق بادشاہی مسجد میں آ جاؤ۔'' (نوائے وقت راولپنڈی اشاعتِ خاص 28 راگست 2012ء)

گولڑہ شریف کے پیر سید معین الحق معین صاحب نے اس چالاکی کی مزید تفصیلات اپنے خصوصی مضمون میں یوں دیں:

''24 راگست 1900ء کو آپ گولڑہ شریف سے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ تار قادیان میں مرزا صاحب کو اطلاع کی کہ میں روانہ ہو چکا ہوں۔ پھر دورانِ سفر لالہ موسیٰ ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اسی مضمون کا تار قادیان دوبارہ ارسال کیا''۔ (نوائے وقت راولپنڈی ملی ایڈیشن صفحہ 1، 24 راگست 2012ء)

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے کس ہوشیاری اور جلد بازی سے میدان مارنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ تا حال آپ نے تو مقابلہ تفسیر نویسی پر آمادگی سے بھی حضرت مرزا صاحب کو آگاہ نہیں فرمایا تھا چہ جائیکہ تاریخ اور جگہ کی تعیین کے لئے مشورہ کرتے۔ اس لئے یہ صرف یک طرفہ کاروائی تھی جس میں لوگوں کے لئے ایک دکھاوا تھا اور پروگرام کو اچانک راتوں رات مکمل کر کے فتح کا نقارہ بجانے کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ جب نہ عنوان مقرر کیا، نہ تاریخ طے کی اور نہ جگہ کا فیصلہ ہوا حضرت مرزا صاحب وہاں پہنچ جاتے۔ چالاکی سے ایک دن پہلے ٹیلیگرام بھیج کر اگلے ہی دن کی تاریخ مقرر کر دینا، اس بارہ میں فریق ثانی کو مشورہ اور اپنی رائے دینے یا لاہور آنے تک کا وقت بھی نہ دینا کہاں کا انصاف ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب قادیان میں رہتے تھے جہاں سے سفر شروع کرنے کے لئے اس زمانہ میں یکے اور بیل گاڑی کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ قریب ترین ریلوے اسٹیشن بھی بیس کلومیٹر دُور تھا جہاں سے ریل بھی اپنے وقت پر ہی نکلتی تھی۔ اگر سارے معاملات طے بھی ہوتے جو کہ ہرگز طے نہیں تھے تب بھی آپ اگلے دن قادیان سے چل کر صبح کے وقت لاہور نہیں پہنچ سکتے تھے۔

پیر صاحب سے رابطہ کی بھرپور کوشش

پیر مہر علی شاہ صاحب جب اچانک لاہور وارد ہوئے تو جماعت احمدیہ لاہور کے مخلصین نے معاملات کو طے کرنے کے لئے پوری کوشش کی تا کہ حق کے بول بالا کے لئے کسی امر پر اتفاق رائے ہو جائے مگر پیر مہر علی شاہ صاحب کسی بات کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ مثلاً لاہور کے احمدیوں نے نہایت ادب سے ایک دستی خط لکھ کر پیر صاحب کو مقابلہ تفسیر نویسی پر آمادہ ہونے کی تحریک کی۔ یہ خط شہر کے چار غیر از جماعت معززین لے کر پانچ بجے سہ پہر پیر صاحب کی قیامگاہ برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ لاہور پہنچے۔ پیر صاحب کے مریدوں نے اس معزز وفد کو ملاقات کے لئے اندر جانے سے بھی روک دیا اور یہ کہہ کر اس وفد کو باہر سے ہی واپس کر دیا گیا کہ پیر صاحب اس خط کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ ارکانِ وفد نے بہت کوشش اور منتیں کیں کہ پیر صاحب سے ان کی ملاقات ہو جائے مگر اس کی اجازت نہ ہو سکی۔ جب بالمشافہ ملاقات کی یہ ساری کوششیں قبول نہ ہوئیں تو اگلے دن یعنی 26 راگست 1900ء کو حکیم فضل الٰہی صاحب اور میاں معراج الدین صاحب نے پیر صاحب کے نام ایک رجسٹری خط میں یہ درخواست کی کہ وہ اپنے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 رستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے اور اس کو ہمیں بہر حال ایک کوشش کر کے سرانجام دینا چاہئے۔ آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کے پروگرام کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ سیمینار بھی ہوں، جلسے بھی ہوں اور ان میں غیروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بلائیں''۔

''تحفۂ قیصریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امن اور مذہب کے احترام کے متعلق جو پیغام دیا ہے اس کی تشہیر کی آج بھی بہت ضرورت ہے۔ اس پر بھی فوری کام ہونا چاہئے''۔

دستخطوں سے ایسی تحریر شائع فرما دیں کہ انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے 20 جولائی 1900ء کو دی گئی دعوتِ تفسیر نویسی بلا کم و کاست منظور ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ جناب پیر صاحب نے وہ رجسٹری خط لینے سے بھی صاف انکار کر دیا۔

الغرض لاہور کے احمدی احباب کی مسلسل کوششوں کے باوجود پیر صاحب مقابلہ تفسیر نویسی کے لئے آمادہ نہ ہوئے اور 25 راگست 1900ء کی صبح کو بادشاہی مسجد میں منعقد ہونے والے اپنے جلسہ میں بھی مقابلہ تفسیر نویسی پر آمادگی کا اظہار نہ کیا، نہ ہی ان کے قلم نے ہاتھ میں ہوتے ہوئے یا کاغذ پر پڑے پڑے کوئی لفظ تحریر کیا۔ بلکہ پیر صاحب نے اپنے مریدوں کو یہی تلقین کی کہ احمدیوں کے ساتھ گفتگو سے بھی پرہیز کریں۔ (اشاعۃ السنہ جلد 19 صفحہ 132)

نتائج و عواقب

پیر صاحب جو لاہور میں سستی شہرت کی تلاش میں اچانک وارد ہوئے تھے، اتنی مشکل میں پڑے کہ احمدیوں کے ساتھ بات کرنے، کوئی معاملہ طے کرنے، دستی یا رجسٹری خط تک وصول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور اچانک اپنا دورہ نہایت مختصر کرتے ہوئے بغیر کسی تصفیہ، مقابلہ اور آمادگی کے 29 راگست 1900ء کو واپس گولڑہ تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ کے مرید کسی معجزہ یا کرامت کے مشاہدہ سے محروم ہی رہے۔

پیر صاحب جب زانو بہ زانو مقابلہ تفسیر نویسی پر آمادہ نہ ہوئے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 15 دسمبر 1900ء کو اپنی کتاب اربعین نمبر 4 میں پیر صاحب کو یہ چیلنج دیا کہ آج سے 70 دن کے اندر اندر یعنی 25 فروری 1901ء تک فصیح و بلیغ عربی زبان میں گھر بیٹھے بیٹھے ہی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھیں اور اس سلسلہ میں عرب و عجم کے علماء سے مدد بھی لے لیں۔ میں بھی ایسی ہی تفسیر لکھوں گا۔ پھر دیکھیں گے کہ خدا اور حق کس کے ساتھ ہے۔ اس اعلان و دعوت کے مطابق حضرت مرزا صاحب نے تو معینہ مدت کے اندر 23 فروری 1901ء کو عربی زبان میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھ کر ''اعجاز المسیح'' کے نام سے شائع کروا دی لیکن پیر صاحب کو نہ صرف مدتِ مقررہ میں بلکہ ساری زندگی عربی زبان میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھنے کی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28ستمبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش ہونی چاہئے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی مثلاً یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں سیرت سے متعلق جماعت کی وہ کتب رکھوانی چاہئیں جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ نیز اگر کسی طبقے کو مفت بھی مہیا کرنی پڑیں تو کی جاسکتی ہیں۔ خاص طور پر وہ کتب، جیسا کہ میں نے کہا، جن کا انگلش ترجمہ ہو چکا ہے یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، ان کو کثرت سے پھیلایا جائے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب Life of Muhammadsa جو انگریزی میں چھپی ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سیرۃ خاتم النبیینؐ کا کچھ حصہ انگلش میں ترجمہ ہو گیا ہے...... Life of Muhammadsa جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ہے۔ یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جس میں سیرت کے تمام پہلوؤں کو مختصر طور پر کور (Cover) کیا گیا ہے۔ اصل میں یہ دیباچہ تفسیر القرآن کا ایک حصہ ہے۔ اس کا کچھ حصہ جس میں تاریخ بھی بیان ہوئی ہے اور سیرت بھی بیان ہوئی ہے، یہ تقریباً، تقریباً کیا سارا ہی دیباچہ کا وہ حصہ ہے جو سیرت اور تاریخ سے متعلقہ ہے۔ بہرحال اس کا اُتنا حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہے، اس کو پڑھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو اجاگر ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہئے''۔

توفیق نہ ملی۔ دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ میرا قلم بغیر ہاتھ لگائے خود بخود لکھے گا مگر اس کے بعد 37 سال کی عمر پانے کے باوجود کسی بھی طریقہ سے سورۃ الفاتحہ کی عربی تفسیر نہ لکھ سکے۔ حالانکہ عرب و عجم کے جن وانس سے مدد کی انہیں اجازت اور اختیار دیا گیا تھا۔ زورِ خطابت میں تو آج بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ پیر صاحب کا قلم کاغذ پر پڑے پڑے خود ہی لکھتا رہا جبکہ مرزا صاحب کچھ نہ لکھ سکے۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحب کی لکھی ہوئی تفسیر سورۃ الفاتحہ ''اعجاز المسیح'' کے نام گزشتہ 111 سال سے موجود ہے اور عرب و عجم اس کا مطالعہ کر کے ہدایت پا رہے ہیں جبکہ پیر صاحب کی عربی تفسیر تو آج تک کسی نے دیکھی تک نہیں۔ (خواہ کسی ساتھی اور شاگرد سے ہی لکھوا لیتے، جیسے آپ نے ''شمس الھدایہ'' مولوی محمد غازی صاحب سے اور ''سیف چشتیائی'' مولوی محمد حسن فیضی صاحب آف بھیں مدرس مدرسہ نعمانیہ، شاہی مسجد لاہور سے لکھوائیں)۔ آج تک آپ کے مرید نہایت حسرت کے ساتھ خواہش کرتے ہیں کہ کاش پیر صاحب کوئی تفسیر لکھ دیتے تو ایسی رسوائی نہ اٹھانی پڑتی۔ چنانچہ مذکورہ بالا کانفرنس کے موقع پر ہی مولوی طاہر القادری صاحب نے اکلوتا ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے بڑی حسرت کے ساتھ کہا:

''آپ اگر صرف قرآن پاک کی تفسیر لکھ دیتے تو برصغیر میں آپ کے پایہ کا کوئی مفسر نہ ہوتا''۔ (نوائے وقت راولپنڈی اشاعتِ خاص، 28 اگست 2012ء)

یہ ایک الگ سوال ہے کہ مولوی طاہر القادری صاحب کو اس اَنہونی بات کا پتہ کیسے چل گیا کہ پیر صاحب نے جو تفسیر القران لکھی ہی نہیں، جس کا کوئی نمونہ ہے ہی نہیں، اگر وہ کام ہو جاتا جو خدا کے نزدیک مقدر نہیں ہوسکا تو پیر صاحب کے پایہ کا کوئی مفسر برصغیر میں نہ ہوتا۔

حیرت ہے کہ 111 سال جس ناکامی کو شرمندگی سے چھپایا جاتا رہا، 112 ویں سال بعض دوسری پارٹیوں کے ایما اور تعاون سے اسے فتحِ مبین اور عظیم الشان فتح قرار دے کر کانفرنس شروع کر دی گئی ہے۔ جس میں جو چاہیں بیان کریں، جس کو چاہیں معجزہ قرار دیں اور فتحِ مبین منانی شروع کر دیں۔ کیونکہ دورِ حاضر میں تاریخ ایسے ہی رقم کی جارہی ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

......☆......☆......☆......☆......

بقیہ: رپورٹ سالانہ اجتماع 2012ء

پر زیرِ استعمال لایا گیا۔ اجتماع کے پروگرام کے لئے طاہر ہال میں سٹیج تیار کیا گیا تھا اور حاضرین کے لئے کرسیوں کا وسیع انتظام تھا۔ تاہم حاضری زیادہ ہونے کے باعث یہ وسیع انتظام بھی محدود دکھائی دیا۔

ناصر ہال، نور ہال اور دیگر کمرے مہمانوں کی رہائشگاہ کے طور پر استعمال کئے گئے۔ سٹیج کے بیک گراؤنڈ کو سادہ مگر دیدہ زیب انداز میں تیار کیا گیا تھا جس پر یہ آیت کریمہ درج تھی: ''وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا'' (25:53)۔ یعنی ''اور اس قرآن کے ذریعہ ان سے ایک بڑا جہاد کر''۔ اردو کے علاوہ انگریزی میں ترجمہ بھی درج تھا کہ: And strive against them by means of the Quran with a mighty striving.

اجتماع کے جن پروگراموں کی کارروائی اردو زبان میں تھی، ان کے انگریزی میں براہ راست ترجمہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اجتماع میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جسے قرآن کریم کے عنوان سے اس طرح سے پیش کیا گیا تھا جسے دیکھ کر مجالس اپنی نمائشیں لگانے کے لئے راہنمائی حاصل کرسکیں۔ تین روز میں سینکڑوں افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ اسی طرح ایک بکسٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں خاص طور پر ایسی کتب نہایت ارزاں نرخوں پر دستیاب تھیں جو خالصتاً تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

روزانہ آنے والے حاضرینِ اجتماع کی کاروں کے لئے پارکنگ کا انتظام مسجد بیت الفتوح کے بالمقابل کونسل کی گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ جبکہ اجتماع کے ایام میں وہاں قیام کرنے والے افراد کی کاریں مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں ہی پارک کرنے کا انتظام موجود تھا۔

اجتماع کے تینوں دن ہزاروں افراد کو بروقت گرم اور لذیذ کھانا مہیا کرنا یقیناً قابلِ تعریف ہے۔ کھانے کا معیار اور وسیع مارکی میں میزوں پر بٹھا کر کھانا کھلانے کا انتظام نیز صفائی کا مناسب خیال بے شک انتظامی حسن کارکردگی کا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ اس کے شاملین کو جزائے خیر سے نوازے اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

مجلس انصاراللہ برطانیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ اور سالانہ اجتماع 2012ء

(محمود احمد ملک۔ ناظم رپورٹنگ)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال اپنا تیسواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذٰلک۔ یہ اجتماع اپنی تمام تر بابرکت روایات کے ساتھ بتاریخ 5 تا 7 اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار، مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔

پہلا روز۔ 5/اکتوبر 2012ء

پہلے روز مسجد بیت الفتوح مورڈن میں نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ اجتماع کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں قیام پذیر افراد کے علاوہ مسجد کے قریب رہنے والے افراد میں سے بھی ایک تعداد نے مسجد میں آکر نماز تہجد باجماعت میں شمولیت کی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ اور صبح آٹھ بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔ اسی دوران مجلس شوریٰ کے لئے نمائندگان اور زائرین کی رجسٹریشن کا آغاز کردیا گیا تھا۔

مجلس شوریٰ میں 98 مجالس کے 98 زعماء اور 187 نمائندگان شامل ہوئے۔ نیز چند زائرین نے بھی مجلس شوریٰ کی کارروائی سے استفادہ کیا۔

سالانہ مجلس شوریٰ کا انعقاد

5 اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک۔ صبح 10 بجے طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی 21 ویں سالانہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مکرم چودھری وسیم احمد صاحب، صدر مجلس، کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم اور آیات کریمہ کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم صدر صاحب نے نمائندگان کو مجلس شوریٰ کے مقاصد اور پیش نظر بعض مسائل سے آگاہ کیا اور نمائندگان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں دعا کے بعد گزشتہ سال 2011ء کی منظور شدہ تجاویز پر عملدرآمد کی رپورٹس متعلقہ قائدین نے پیش کیں۔ پھر قائد عمومی نے ایسی تجاویز پڑھ کر سنائیں جو بوجوہ امسال مجلس شوریٰ میں مشورہ کے لئے پیش نہیں کی گئیں۔ اس کے بعد تین سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن کا تعلق تربیت نومبائعین، تبلیغ اور مال سے تھا۔ اس کے ساتھ ہی دوپہر کے کھانے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے وقفہ ہوا۔

نمائندگان نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور نماز جمعہ حضور انور کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے فوراً بعد سب کمیٹیوں کے اجلاسات شروع ہوئے اور بعدازاں طاہر ہال میں دوبارہ اجتماعی کارروائی کا آغاز ہوا جس میں سب کمیٹیوں کے چیئر مین نے اپنی رپورٹس پیش کیں اور نمائندگان نے بحث کے بعد ان کے بارے میں اپنی رائے دی۔ مجلس شوریٰ کی سفارشات سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جائیں گی اور حضور انور کی منظوری و ہدایت کے مطابق اُن سفارشات پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

مکرم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے ساتھ ہی قریباً 6 بجے شام مجلس شوریٰ کی کارروائی دعا کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔

سالانہ اجتماع کی کارروائی

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے 30 ویں سالانہ اجتماع کے لئے رجسٹریشن کا آغاز شام پانچ بجے سے کیا جاچکا تھا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد جھنڈا لہرانے کی تقریب ہوئی۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، نے ''لوائے انصاراللہ'' اور مکرم چودھری وسیم احمد صاحب، صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ، نے برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب یوکے کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب نے کی۔ مکرم منصور ساقی صاحب نے آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے انصار سے اُن کا عہد دہروایا۔ اور پھر مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے کلام محمود کی درج ذیل نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے:

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس اجتماع کا مقصد یہی ہے کہ ایسے معاملات پر غور کیا جائے جو نہ صرف انصاراللہ بلکہ عام احمدی بھی اُن کا سامنا کررہے ہیں۔ اس وقت اسلام کو سنگین مسائل کا سامنا ہے جس کی ایک وجہ مسلمانوں کا کردار ہے اور اسی وجہ سے اکثر مسلم ممالک بھی بدنظمی اور لاقانونیت کا شکار ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے بہت سے اہم افراد سے اپنی ملاقاتوں کا بھی تذکرہ کیا اور بتایا کہ عام تأثر یہ ہے کہ مغرب کے لوگ خدا سے دُور جارہے ہیں اور ہر مذہب پر ہی تنقید کرتے ہیں۔ مغربی دنیا میں اکثر ایسے لوگ جو مذہبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ کسی عقیدہ پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ چرچ کا بھی یہی حال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ برطانیہ کو جو کتاب ''تحفۂ قیصریہ'' بھجوائی تھی اُس میں یہ اصول پیش فرمایا تھا کہ ہر ایسا مذہب جو نبیوں کے ذریعہ سے تعلیم دیتا ہے وہ سچا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے خلافت کی برکات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ہمیں نہ صرف خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے عرض کرنا چاہئے بلکہ اُن کے لئے خود بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ یوکے نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کا قیامِ عبادت''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 591)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ نے جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے قیام عبادت کے ارشادات کو عملی جامہ پہنایا وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ اگرچہ ظاہری بینائی سے محروم تھے لیکن آپؓ کا دل

مسجد میں اٹکا ہوا تھا۔ اذان سنتے ہی مسجد پہنچ جاتے۔ امام الصلوٰۃ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپؓ کے پیشِ نظر ہمیشہ حدیث رہی جب ایک نابینا صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بعض اوقات جب موسم خراب ہو اور کوئی مسجد تک لانے والا نہ ہو تو راستہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ اس صحابی کے عرض کرنے پر آنحضور ﷺ نے انہیں مسجد آ کر نماز باجماعت ادا کرنے سے رخصت عطا فرمادی۔ لیکن پھر پوچھا کہ کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟ اُن کے اثبات میں جواب دینے پر آنحضور ﷺ نے انہیں مسجد میں آ کر نماز ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت بابا صفی الدین صاحبؓ بھی ظاہری بینائی سے محروم تھے لیکن آپؓ نے نماز باجماعت سے شدید بیماری کے علاوہ کبھی ناغہ نہیں کیا۔ حضرت بابا کرم الٰہی صاحبؓ پانچ سال تک بینائی سے محروم رہے اور آپؓ دیواروں کے سہارے چل کر مسجد جاتے اور نماز باجماعت میں شامل ہوتے رہے۔ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کی باجماعت نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کی تعریف تو حضور علیہ السلام نے خود فرمائی ہے۔ یہی حال حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ، حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور دیگر صحابہ کا تھا۔ حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے جب کسی نوجوان نے کہا کہ مغربی ممالک میں نماز فجر کی وقت پر ادائیگی ایک مشکل کام ہے تو حضرت چودھری صاحبؓ نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے اپنی مثال دیتے ہوئے سخت حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن تربیت کی خاطر یہ بتاتا ہوں کہ گزشتہ پچاس سال میں یورپ میں قیام کے دوران مَیں نے نماز فجر تو اپنی جگہ کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ پس یہی لوگ آج ہمارے لئے قابل احترام نمونہ ہیں۔

مکرم رانا صاحب کی تقریر کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا اور پھر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا روز ۔ 6/ اکتوبر 2012ء

پہلے روز کی طرح اجتماع کا دوسرا دن بھی نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ شروع ہوا۔ مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں قیام پذیر مہمانوں کے علاوہ مسجد کے قریب رہنے والے احمدیوں میں سے بھی ایک تعداد نے مسجد میں آ کر نماز تہجد باجماعت میں شمولیت کی۔ نماز فجر کے بعد درس الحدیث کا پروگرام تھا۔ بعد ازاں حاضرین کے لئے ناشتہ کا انتظام تھا۔

قریباً دس بجے صبح طاہر ہال میں آج کا پہلا سیشن مکرم ڈاکٹر تنویر عارف صاحب، ناظم نارتھ ویسٹ ریجن، کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد چند علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، نظم خوانی کے مقابلے شامل تھے۔

اس کے بعد اگلے اجلاس کی صدارت مکرم سید امتیاز احمد صاحب، ریجنل ناظم مڈلینڈ، نے کی۔ اس سیشن میں انگریزی میں فی البدیہہ تقریر کا مقابلہ منعقد ہوا۔

دوسرا اجلاس

سالانہ اجتماع کا دوسرا باقاعدہ اجلاس قریباً بارہ بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب استاذ الجامعہ یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم، اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب نائب صدر صف دوم نے انگریزی زبان میں ایک علمی تقریر کی جس میں اسلامی تعلیمات کا بعض دیگر مذاہب کی تعلیمات سے موازنہ کیا اور اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کی۔ آپ نے بتایا کہ آجکل اسلام پر دو طرف سے حملہ ہو رہا ہے یعنی ایک طرف تو قرآن کریم کی بے ادبی اور تضحیک کرنے کی کوشش کی جارہی اور دوسری طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو استہزاء کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ چونکہ یہ حملے بنیادی طور پر عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے کئے جارہے ہیں اس لئے مَیں ان دونوں مذاہب کی تعلیمات کے حوالہ سے ثابت کروں گا کہ اسلامی تعلیم اور اسلام کا نبی ہر پہلو سے مقدم اور برتر ہیں اور کس طرح یہ لوگ دھوکہ دے کر قرآن جیسی مقدّس کتاب اور آنحضور ﷺ جیسے مقدس رسول پر حملے کرتے ہیں۔

عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن جہاد اور لڑائی کی تعلیم دیتا ہے جبکہ بائبل محبت اور امن کا تعلیم دیتی ہے۔ فاضل مقرر نے متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ بائبل مفتوحہ شہروں میں مردوں کو تہ تیغ کرنے اور عورتوں اور بچوں کو غلامی میں جکڑنے کا حکم دیتی ہے۔ جبکہ قرآن کریم نے مفتوحہ علاقوں میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی ہے۔ بائبل کی تعلیم ہے کہ جو کسی اَور کی عبادت کا حکم دے تو اُسے قتل کردیا جائے۔ ایسے قصبہ کو تباہ کر دیا جائے اور جلا دیا جائے اور دوبارہ آباد نہ کیا جائے جہاں کوئی گروہ ایسا ہو جو ایسے خدا کی عبادت کا حکم دیتا ہو جس کے بارے میں پہلے کوئی علم نہ ہو۔ اسی طرح جادوگروں اور مستقبل کا حال بتانے والے قیافہ شناسوں کو بھی بائبل میں پتھر مار کر قتل کرنے یعنی سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ حتّٰی کہ بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ باغی بچوں کو بھی پتھر مار کر ہلاک کردیا جائے۔

بائبل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ وہ امن کا قیام تلوار کے زور پر کریں گے۔ دوسری طرف قرآن وسنت نبوی کی روشنی میں جو امن قائم کیا جاتا رہا ہے اُس کی تعریف غیر مسلموں نے بھی کی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب کی دعوت الی اللہ کے موضوع پر تھی۔ آپ نے بتایا کہ ہر مذہب ہی تبلیغی مذہب ہوتا ہے اور اسلام بھی بنیادی طور پر ایک تبلیغی مذہب ہے۔ قرآن کریم نے اسلام کا تبلیغی نظریہ یہ بیان فرمایا ہے کہ اے رسول! جو کچھ ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے اُسے آگے بیان کر۔ یعنی صرف وحی ہی نہیں بلکہ ہر وہ نعمت آگے پہنچانا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ نبی کی پیروی میں یہی فریضہ ہر مومن پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ تم وہ بہترین امّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہے کیونکہ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ نیز یہ بھی حکم ہے کہ مومنوں کو اُن کے فرائض یاد کروانے کے لئے بھی ایک جماعت ہو جو معروف باتوں کا حکم دیتی رہے۔ چنانچہ فرمایا کہ ایسے پلیٹ فارم کی طرف بلاؤ جس کے نتیجہ میں اخلاق قائم ہوں۔

تبلیغ کے لئے ایک نہایت ضروری چیز حکمت ہے۔ وعظ اور نصیحت کو بہترین رنگ میں کرنے کا حکم ہے۔ تبلیغ میں دوسرے شخص کو یہ باور کروانا پڑتا ہے کہ ہم تمہارے خیر خواہ ہیں اور خیر خواہی کی طرف بلا رہے ہیں۔ ایسا کرنا عملی لحاظ سے بھی ضروری ہے چنانچہ آپ کے ہمسایہ کو بھی یہ علم ہو کہ جب بھی اُس کو ضرورت پڑے گی تو آپ اُس کی مدد سے غافل نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جب وحی کے ذریعہ آنحضور ﷺ کو خبر دی کہ آپ کا دین مکمل کردیا گیا ہے اور اس کا نام اسلام ہے۔ اُسی دن حضرت عمرؓ نے یہود سے اس بات

کا ذکر کیا تو یہود نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم آج کے دن کو عید کا دن قرار دیدیتے۔ حسن اتفاق تھا کہ وہ دن یوم عرفہ تھا یعنی اگلے دن عید تھی۔

آنحضورﷺ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ آپﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مَیں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔ صلح حدیبیہ سے واپس آتے ہوئے آنحضورﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اب آپ دنیا کے بادشاہوں کو بھی تبلیغ کریں گے۔ چونکہ تبلیغ میں حکمت نہایت اہم چیز ہے اس لئے آنحضرتﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط لکھنے کے لئے ایک مہر تیار فرمائی جسے ایک انگوٹھی میں نصب فرمایا۔ اس مہر پر ''محمد رسول اللہ'' تحریر تھا۔ یہ آپ کا نہایت دانشمندانہ انداز تھا جس میں شوکت اور حکمت یکجا کر دی گئی تھی۔

اس اجلاس کے اختتام کے بعد نماز ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

شام تین بجے کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ نظم کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ''جری اللہ'' کا خطاب عطا فرمایا۔ اُس زمانہ میں ہندوستان میں عیسائیت کا بھرپور زور تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُن کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ آپؑ کے پادری بٹلر اور دیگر پادریوں اور عیسائی راہنماؤں سے معرکے (مناظرے) ہوئے، آپؑ نے اسلام کی تائید میں قلمی جہاد کرتے ہوئے اَن گنت مضامین تحریر فرمائے۔ اُسی زمانہ میں ''براہین احمدیہ'' جیسی کتاب تصنیف فرمائی۔ قرآن کریم کو الٰہی کلام اور مکمل کتاب کے طور پر اور آنحضورﷺ کا افضل نبی ہونا ثابت کیا۔ آپؑ کے قلمی جہاد کے نتیجہ میں مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ دشمن میں صف ماتم بچھ گئی۔ آپؑ نے بیس ہزار سے زائد اشتہار دنیا بھر میں تبلیغ کے نکتہ نظر سے بھجوایا۔

جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپؑ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا تو مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی آپؑ کی مخالفت پر اُتر آئی۔ وہی محمد حسین بٹالوی جو چند ہی سال پہلے آپؑ کو چودہ صدیوں میں اسلام کی عظیم ترین خدمت کرنے والوں میں سرفہرست بیان کیا کرتا تھا اب آپ کو باغی اور مہدی سوڈانی سے زیادہ خطرناک قرار دینے لگا۔ آپؑ پر مقدمات قائم ہوئے لیکن آپؑ نے کسی خوف کے نتیجہ میں تبلیغ کو نہیں روکا بلکہ عظمتِ اسلام اور آنحضورﷺ کی شان میں تبلیغی جہاد جاری رکھا۔ کئی شہروں کے سفر اختیار فرمائے اور لیکچر دیئے۔ آپؑ کی اسلام کے لئے کی جانے والی دفاعی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے لارڈ بشپ نے خطرہ کا اظہار بھی کیا۔

آپؑ نے اپنے مخالفین کو مخالفت سے باز رکھنے کے لئے فرمایا کہ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے اور دعویٰ کرنے والا صادق ہے تو پھر ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود بھی وہ کامیاب ہوگا۔ آپ نے برطانیہ کی ملکہ کو دو بار دعوتِ حق دی اور دو کتب ''ستارہ قیصریہ'' اور ''تحفہ قیصرہ'' تصنیف فرمائیں۔ آپؑ نے ملکہ کو جلسہ مذاہب عالم کے انعقاد کی تجویز بھی دی۔ آپؑ نے امیر کابل کو بھی دعوت حق دی اور یہ بھی فرمایا کہ اگر اُسے آپؑ کے دعویٰ میں شک ہو تو وہ اسلام کی خدمت کے میدان میں ہی آپؑ کی مدد کرے۔ قادیان سے جاری ہونے والے دو اخبار ''الحکم'' اور ''البدر'' بھی آپؑ کے دست و باز و ثابت ہوئے۔ اسی طرح اردو اور انگریزی میں ایک رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' بھی جاری فرمایا۔ گویا تبلیغ کا کوئی بھی ذریعہ اور طریقہ ایسا نہیں تھا جسے آپؑ اختیار فرما سکتے تھے اور آپؑ نے اُسے اختیار نہیں فرمایا۔ نیز مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے بے مثال جدوجہد فرمائی۔

آج ہمارے لئے بھی تبلیغ کے تمام راستے موجود ہیں۔ زبان پر عبور نہ ہونا ایک بہانہ ہے۔ ہم اپنے تمام روزمرّہ کام کرتے ہیں۔ غیروں سے بات شروع کرنے کے لئے محض موجودہ حالات کے حوالہ سے بات شروع کی جاسکتی ہے۔ اس راستے میں اگر تکالیف بھی آئیں تو برداشت کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار فرمایا کہ گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں، بیرنگ بھی ہوتے ہیں جن کا محصول دینا پڑتا ہے اور اُن میں نہایت فحش باتیں کہی گئی ہوتی ہیں۔ جب مَیں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو اور اُن کی گالیاں اور منصوبے مجھے کبھی تھکا نہیں سکتے۔ مقدمات قائم ہوئے اور قتل کا الزام لگا لیکن ہر روک اور مخالفت ناکام ہوئی اور خدا نے مجھے کامیاب و کامران کیا۔

تبلیغ پریزنٹیشن

اس کے بعد مکرم شکیل بٹ صاحب قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ یوکے نے تصاویر کی مدد سے ایک پریزنٹیشن دی۔ آپ نے بتایا کہ اپنے دین سے وفا کا تقاضا اور ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ ہم تبلیغ سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اس مقصد کے لئے مجلس انصاراللہ کے تحت دیہات اور شہروں میں قرآن نمائشیں اور مجالس سوال و جواب بھی جاری ہیں۔ ہفتہ وار رپورٹس حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہیں نیز تبلیغ نیوز لیٹر بھی شائع کیا جاتا ہے جو اب رسالہ ''انصارالدین'' کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے ایسے افراد کو سٹیج پر بلا کر اُنہیں خیالات کے اظہار کا موقع بھی دیا جنہیں تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

مکرم کلیم انجم صاحب نے بتایا کہ وہ ایک گاؤں میں ایک سٹور کے سامنے گزشتہ ڈیڑھ سال سے تبلیغی سٹال لگا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم پہلی بار یہاں پہنچے تھے تو ہمیں پتہ نہیں تھا کہ سٹال لگانے کی اجازت کس سے حاصل کرنی ہے۔ آخر ایک سٹور کے سامنے مناسب جگہ دیکھ کر ہم نے سٹور مینیجر سے بات کی۔ اُس نے ہمارے پمفلٹ دیکھے تو متاثر ہو کر نہ صرف اجازت دی بلکہ یہ بھی کہا کہ ہم آئندہ بھی ہر ہفتہ یہاں سٹال لگا سکتے ہیں اور اس کے لئے کسی اَور سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

مکرم بشارت احمد سروعہ صاحب نے بتایا کہ مَیں بالکل اَن پڑھ ہوں۔ صرف دعا کر کے گھر سے نکلتا ہوں۔ مختلف سکولوں اور اداروں سے رابطے کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ غیر معمولی کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔

مکرم مبین بلوچ صاحب ایک مجلس کے زعیم ہیں۔ آپ نے دعا کے ثمرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک روز سٹال کے لئے سامان لے کر ہائی سٹریٹ پر پہنچا لیکن سوائے ایک دوست کے کوئی اور وہاں پر موجود نہیں تھے جس سے بڑی پریشانی ہوئی اور دعا کا موقع ملا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اجنبی احمدی دوست وہاں آگئے جو

فرانسیسی تھے۔ انہوں نے سٹال دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور پوچھا کہ کیا وہ بھی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ میرے اثبات میں جواب دینے کے بعد وہ وہاں کھڑے ہوگئے اور آنے والوں سے گفتگو کرنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں ایک فرانسیسی خاتون سٹال پر آئیں تو اُس دوست کے ساتھ اُس خاتون کی فرنچ زبان میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ یہ دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی مدد آتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر تنویر عارف صاحب ریجنل ناظم نارتھ ویسٹ نے بتایا کہ ریجنل مبلغ کے ساتھ میرا مضبوط تعلق ہے اور چھ افراد پر مشتمل ایک ٹیم ہم نے تیار کی ہے جو سارے ریجن میں سٹالز لگانے میں مدد کرتی ہے۔ اس ٹیم میں یعنی تبلیغی کاموں میں نومبائعین کو شامل کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

مکرم پیر بشارت احمد صاحب نے اولمپک کھیلوں کے دوران چار لاکھ کی تعداد میں "Love for All" والے پوسٹ کارڈز کی تقسیم کے حوالہ سے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ جو بھی قانون وہاں کی مقامی سیکورٹی بناتی وہی قانون ہمارے فائدہ کا موجب ہوجاتا۔ کئی سیکورٹی والے خود بھی کارڈز مانگتے اور پسند کرتے۔ اگر کسی قسم کی مشکل پیش آتی تو اللہ تعالیٰ اُس کے حل کے سامان بھی خود ہی پیدا فرما دیتا۔

مکرم ناظم رسول بٹ صاحب نے بھی تبلیغ کے حوالہ سے بعض ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم

اس اجلاس کے دوسرے حصہ میں مکرم منصور کاہلوں صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے پریزنٹیشن دی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یورپ میں تبلیغ کی خواہش اور اس کے حوالہ سے انصار کی ذمہ داریوں پر مختصراً روشنی ڈالی نیز حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات بیان فرمائے۔ پھر تبلیغ کے طریقہ کار کا ذکر کیا اور یورپ میں مذہبی آزادی کو ایک نعمت قرار دیتے ہوئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ آپ نے پاکستان میں قانونی پابندیوں اور اس کے نتیجہ میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم کا اجمالی ذکر کیا اور سٹیج پر چند انصار کو مدعو کیا جنہوں نے مختصر طور پر اپنے ذاتی حوالوں سے بعض مظالم کی تفصیل بیان کی۔

مکرم محمد محمود خان صاحب نے بتایا کہ میرا تعلق لاہور سے ہے اور لاہور میں ہماری دو مساجد پر ہونے والے حملوں سے ایک ماہ قبل حضور انور ایدہ اللہ نے یہ تحریک کی تھی کہ لاہور کے پانچ لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام مجلس انصاراللہ پہنچائے۔ ابھی اس سلسلہ میں پروگرام بنائے جارہے تھے کہ یہ اندوہناک سانحہ رونما ہوگیا لیکن اس کے نتیجہ میں لاکھوں لوگوں تک خود بخود احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ مَیں 56 شہداء کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جن میں میرے والد بھی شامل ہیں۔ آپ نے مختلف شہداء کا مختصر ذکر خیر بھی کیا اور اُن کے جذبۂ قربانی پر روشنی ڈالی۔

پھر مکرم رانا غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ کلام اپنی خوبصورت آواز میں پیش کیا:

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

مکرم رومان تبسم صاحب نے بتایا کہ مَیں مئی 2008ء میں برطانیہ میں قانون کی تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ اچانک دل اچاٹ ہونے کے نتیجہ میں مستقل طور پر واپس پاکستان چلا گیا۔ چونکہ بیس سال سے مَیں دارالذکر لاہور میں ڈیوٹی دیتا چلا آرہا تھا اس لئے 28 مئی کے جمعہ کے روز بھی ڈیوٹی کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کرنے کے لئے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران میری ٹانگ میں بھی گولی لگی اور مَیں زخمی ہوگیا لیکن کوئی درد نہیں تھا اس لئے Main Hall میں چلا گیا تا کہ دوسروں کی مدد کرسکوں۔ وہاں کسی قسم کا کہرام نہیں مچا، کوئی چیخ وپکار نہیں ہوئی۔ لوگوں نے درود شریف پڑھتے ہوئے ظالموں کی گولیوں کو اپنی چھاتی پر لیا اور ہر کوئی ایک دوسرے کو بچانے کی کوششوں میں مصروف رہا۔

مکرم پروفیسر نواز چودھری صاحب کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ آپ نے بتایا کہ وہاں مشکل حالات کے باوجود جماعت دعوت الی اللہ کر رہی ہے۔ مخالفت کی انتہا یہ ہے کہ مختلف مدارس میں اس حوالہ سے تحقیقی مقالے لکھے جارہے ہیں کہ احمدیت کی تبلیغ اور ترقیات کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ مجھے وہاں ایک درجن سے زائد افراد کو احمدی کرنے کی سعادت عطا ہوئی جن میں میرے دو شاگرد بھی شامل ہیں۔ پھر ایک شخص کو مَیں دیکھتا تھا کہ وہ ہماری مسجد میں آکر خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ اُس سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ احمدی نہیں ہے لیکن یہاں آکر سکون محسوس کرتا ہے۔ اُسے احمدیت کے بارہ میں بتایا تو اُس نے نہ صرف خود بیعت کرلی بلکہ ایک پُرجوش داعی الی اللہ بھی بن گیا۔ اسی طرح فیصل آباد کے ایک قریبی علاقہ کے گدّی نشین بھی احمدی ہوگئے۔ دراصل اُن کی والدہ محترمہ نے ایک خواب دیکھا اور اس کے نتیجہ میں پھر ربوہ کا سفر کیا جس کے بعد وہ احمدی ہوگئیں اور پھر کئی مزید افراد بھی احمدی ہوئے جن میں گدّی نشین بھی شامل تھے۔

فیصل آباد کے مکرم نصر اللہ خان صاحب نے بتایا کہ مَیں 1983ء میں اُس وقت احمدی ہوا جب گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج میں دوسرے سال کا طالبعلم تھا۔ جب میری بیعت کی منظوری کا خط گھر پہنچا تو میرے بھائی اور بھابھی نے میرا سامان نکال کر باہر رکھ دیا۔ میری درخواست پر بھائی نے مجھے گھر کے ایک کونے میں سیڑھیوں کے نیچے رہنے کی اجازت دیدی لیکن تیسرے دن ہی اپنی اہل حدیث بیوی کے مجبور کرنے پر مجھے ایک بار پھر گھر سے نکال دیا۔ پھر مَیں چند دن اُس احمدی فیملی کے ہاں مقیم رہا جن کی تبلیغ سے مَیں احمدی ہوا تھا اور پھر ہوسٹل میں منتقل ہوگیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد دعا کے نتیجہ میں فوراً ملازمت مل گئی اور ترقی بھی ہوتی چلی گئی حتّٰی کہ SDO بن گیا۔ پھر مجھے ایک بڑا گھر الاٹ ہوگیا لیکن اُس گھر پر ایک دوسرے شخص کی نظر تھی جس نے مولوی کو ساتھ ملاکر مجھ پر دباؤ ڈلوایا کہ قادیانی ہونے کی وجہ سے وہاں کا پانی پلید ہوجاتا ہے۔ پھر صرف دو ماہ میں مجھے 22 ٹرانسفر لیٹر ملے تو تنگ آکر مَیں جرمنی چلا آیا۔ جرمنی میں مجھے کینسر ہوگیا۔ مَیں روزانہ حضورؒ کو دعا کے لئے خط لکھتا۔ ڈاکٹر نے میری زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا تو مَیں نے وصیت بھی لکھ دی اور اپنی بیوی کو بھی مطلع کردیا۔ اُس نے یہ بات میرے بھائیوں کو بتائی تو وہ کہنے لگے کہ اسے مرزائی ہونے کی سزا ملی ہے کہ یہ کینسر سے مر رہا ہے۔ جب مجھے یہ بات اُس نے لکھی تو مَیں نے اپنی بیوی کو جواباً خط لکھا کہ یہ تو انہوں نے مجھے میری زندگی کا سرٹیفکیٹ دیدیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ ضرور مجھ پر فضل کرتے ہوئے شفا عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معجزانہ طور پر صحت دی اور گزشتہ

دس سال میں مَیں نے کوئی دوا استعمال نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بالکل ٹھیک ہوں حالانکہ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ مجھے اپنی بقیہ زندگی (جتنی بھی ہوگی) اس میں دوا لازماً مستقل طور پر استعمال کرنا پڑے گی۔

مکرم افتخار الحق خان صاحب کو احمدی ہونے کی بنا پر کوئٹہ (پاکستان) میں اغوا کرلیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جس وقت کوئٹہ کی احمدیہ مسجد پر حملہ کرکے اسے سِیل کردیا گیا تھا۔ کلمہ طیبہ پر کالا پانی پھیرنے کے علاوہ نالی کا گند بھی پھیرا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نیا مسجد کمپلکس تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن مخالفین نے احمدیوں پر مظالم کا سلسلہ بھی شروع کررکھا تھا۔ چنانچہ ایک روز مجھے بھی میرے بچوں کے سامنے اغوا کرلیا گیا۔ کسی نامعلوم جگہ پر لے جاکر دھمکیاں دی گئیں اور تاوان طلب کیا گیا۔ اس سے پہلے وہ ایک احمدی کو اغوا کرنے کے بعد اسی طرح تاوان کا مطالبہ پورا کرنے کے باوجود شہید کرچکے تھے اس لئے مجھے بھی یقین تھا کہ اب مجھے اپنی زندگی کی قربانی کرنی ہے اور یہ مجھے بھی شہید کردیں گے۔ لیکن اس سوچ کے باوجود بھی مجھے کوئی پریشانی نہیں تھی اور کسی ایک روز بھی مَیں پریشانی کی وجہ سے نیند سے محروم نہیں ہوا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور معجزانہ طور پر میری رہائی عمل میں آگئی۔

دوسرے روز کا آخری سیشن

اس اجلاس کا موضوع تھا: ''تبلیغ کے میدان میں انصار کی ذمہ داریاں''۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب یوکے نے کی جبکہ پہلے مقرر مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ تھے جنہوں نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے سورۃ الصف کی اُس آیت کی تلاوت کی جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اُس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا ہے...... (61:10)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور اپنی بعثت کی خبر سب سے پہلے کتاب ''فتح اسلام'' میں دی۔ مکرم باجوہ صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت الی اللہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرنے کے بعد حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات پیش کئے جنہیں یورپ میں سب سے پہلا مبلغ احمدیت بننے کی سعادت عطا ہوئی۔ آپؓ آج سے ایک سو سال پہلے برطانیہ پہنچے اور غیر معمولی خدمات بجالائے۔

اس سلسلہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج برطانیہ، کی تھی۔ یہ تقریر بھی انگریزی میں تھی۔ آپ نے خطبہ جمعہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پھر نحن انصار اللہ کے حوالہ سے انصار کی ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے روشن پہلوؤں کو اچھی طرح اس معاشرہ میں پھیلادیں۔

مکرم امیر صاحب نے ہجرت کے نتیجہ میں ہونے والی برکات کا ذکر کیا جن میں سرفہرست MTA ہے۔ آپ نے خلافت کی اہمیت بیان کی اور برطانیہ میں آئندہ ہونے والے جماعتی پروگراموں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ امسال ہونے والے Book Fair میں جماعت کی نمائندگی کے نہایت خوشکن نتائج نکلے ہیں۔ سینکڑوں افراد نے ہمارے سٹالز کا دورہ کیا جن میں ترکی، ملائشیا اور سعودی عرب کے وفود بھی شامل تھے۔ ترکی کے وفد نے اپنی قومی نمائش میں رکھنے کے لئے ہماری کتابیں خریدیں جبکہ ملائشیا کے وفد کا کتابیں خریدنے کا مقصد اُن کے تدریسی نصاب میں اس کے مضامین کا شامل کرنا تھا۔ سعودی عرب کے وفد کے سربراہ نے بتایا کہ وہ MTA دیکھتے ہیں اور احمدیت کے بارہ میں جانتے ہیں۔

تیسرا روز۔ 7/ اکتوبر 2012ء

نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ اجتماع کے تیسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں قیام پذیر افراد کے علاوہ مسجد کے قریب رہنے والے احمدیوں میں سے بھی بعض نے مسجد میں آکر نماز تہجد باجماعت میں شمولیت کی۔ نماز فجر کے بعد ملفوظات سے درس پیش کیا گیا۔

پہلا اجلاس

قریباً پونے دس بجے صبح آج کا پہلا اجلاس مکرم سید امتیاز احمد صاحب ریجنل ناظم مڈلینڈ کی زیرصدارت منعقد ہوا جس میں علمی مقابلہ جات (تقریر اردو، فی البدیہہ تقریر اور پیغام رسانی کے مقابلے) منعقد ہوئے۔ بعدازاں مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب نے سٹیج پر آکر چند منٹ کے لئے خلافت کی برکات کے حوالہ سے احباب کو نصیحت کی۔ اس دوران میدان عمل میں چند ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کیا گیا جن میں مختلف دوڑیں، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا نیز باسکٹ بال اور فٹ بال وغیرہ شامل ہیں۔ ان کھیلوں کے لئے مسجد بیت الفتوح کے سامنے کا میدان کونسل کی اجازت سے استعمال کیا گیا۔

دوسرا اجلاس

آج کا دوسرا اجلاس قریباً ساڑھے بارہ بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا عنوان تھا: ''استحکام خلافت کے حوالہ سے انصار کی ذمہ داریاں''۔ تلاوت قرآن کریم، آیات کریمہ کے ترجمہ اور نظم کے پڑھے جانے کے بعد مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے تقریر کرتے ہوئے مذکورہ موضوع پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ مقامِ خلافت وہ حبل اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو عطا فرمایا ہے تاکہ نبوت کی برکات جاری رہیں اور خوف کو امن میں تبدیل کردیا جائے۔ چنانچہ تمام خلفاء کرام نے خلافت کے استحکام کے لئے غیرمعمولی کوششیں فرمائیں اور اس کے راستہ میں آنے والی ہر مخالفت کو کچل کر رکھ دیا۔

خلافت کے خلاف پہلی سازش ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی میں نظر آتی ہے جب آپؓ نے 1909ء میں مجلس شوریٰ بلائی اور خطاب فرمانے کے لئے آپ مسجد کے پرانے حصہ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مَیں اُس حصہ میں کھڑا ہوکر مخاطب ہوں جو میرے میرزا کی مسجد کا حصہ ہے اور انجمن نے اسے تعمیر نہیں کیا۔ پھر آپؓ نے واضح طور پر ایسے عناصر کی سرزنش کرتے ہوئے انہیں دوبارہ بیعتِ خلافت کا ارشاد فرمایا جنہوں نے آپؓ کو تکلیف میں مبتلا کررکھا تھا۔ سازشی عناصر نے خلافت پر حملہ کرنے کے لئے یہ چالاکی بھی کی تھی کہ آپؓ کے فرمودات کو ''خلیفۃ المسیح کے ارشادات'' کی بجائے ''میر مجلس'' کا ارشاد کہا کرتے۔ تاکہ اس سے مراد یہ لی جائے کہ گویا صدر انجمن احمدیہ کی مجلس کا سربراہ ہونا خلیفۃ المسیح ہونے سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس سازش کو کچلنے کیلئے حضورؓ نے حضرت مرزا

بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کو اپنی جگہ میر مجلس نامزد فرمایا اور پھر سازشی عناصر کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ اُن کے بنانے سے خلیفہ نہیں بنے اور نہ اُن کی خواہش کے مطابق اب وہ کرتہ اتار سکتے ہیں جسے خدا نے خود انہیں پہنایا ہے۔ اگرچہ حضورؓ کے ارشاد پر تمام سازشی عناصر دوبارہ بیعت کرنے پر مجبور ہوئے تاہم اُن کے دل کا بغض وعناد جاری رہا اور اس فتنہ نے حضورؓ کی وفات پر شدّت سے اپنا سر اٹھایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے زمام خلافت سنبھالنے کے بعد ان تمام عناصر کا نہایت جرأت سے مقابلہ کیا جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں یا اپنی ذہنی بیماری کی وجہ سے خلافت کو ایک دنیاوی عہدہ خیال کرتے تھے۔ آپؓ کی ساری زندگی جماعت کو یہی سمجھاتے ہوئے گزری کہ ''تمہاری تمام ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں''۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں جماعت کو خلافت کے حوالہ سے کئی ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپؓ نے خدا تعالیٰ کی تائید کے ساتھ راہنمائی کرتے ہوئے تمام سازشوں کا قلع قمع فرمایا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے واضح طور خلافت کی مضبوطی کے لئے حکومتوں کی ایسی چالوں کو بھی ناکام کر دیا جو خلافت کو دنیاوی منصب خیال کرتے ہوئے اسے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ آپؒ نے یہ بھی فرمایا کہ سلسلۂ خلافت امّت واحدہ بنانے کے لئے ہے اور خلیفۂ وقت کبھی کسی زمینی سلطنت کا بادشاہ یا سربراہ نہیں بنے گا۔ آپؒ نے واضح فرما دیا کہ خلافت وہ حبل اللہ ہے کہ جو بھی اس سے ٹکرلے گا وہ ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ چنانچہ 1974ء میں خلافت کے مقابل آنے والوں کا انجام ہم سب کے سامنے ہے۔ جو شخص جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑوانے کا دعویٰ کرتا تھا وہ اپنی جان کی امان کیلئے ملکوں ملکوں کشکول تھامے بھیک مانگتا رہا لیکن اس کی مراد بر نہ آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خلافت پر ہونے والے پہلے حملے کے نتیجہ میں جماعت کو یہ سمجھایا کہ کسی ایک خلیفہ کا کسی دوسرے خلیفہ سے مقابلہ کرنا جائز نہیں۔ ہر خلیفہ نے اپنی شاکلت کے مطابق اپنے حالات میں بہترین قدم اٹھایا جس کی تائید خدا تعالیٰ نے بھی کر دی۔ حضورؒ کی ساری زندگی بھی ایسے عناصر کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری جنہوں نے اپنی تمام تر دنیاوی طاقتوں کا سہارا لیتے ہوئے خلافت کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ خلافت کو بچانے کی خاطر آپؒ کو اپنے وطن سے ہجرت بھی کرنا پڑی۔ اور وہ شخص جو جماعت کو کینسر کہتا تھا، اُسے چیلنج دیتے ہوئے آپؒ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے جماعت ایک ولی رکھتی ہے، جبکہ تمہارا کوئی ولی نہیں اس لئے تمہارا نام ونشان مٹا دیا جائیگا اور تم ذلّت و رسوائی سے یاد رکھے جاؤ گے۔ اور دنیا نے دیکھا کہ خلیفۃ المسیح کے یہ الفاظ بڑی شان سے پورے ہوئے۔

خلافت خامسہ کا انتخاب اپنی شان میں ایک ایسا واقعہ تھا جسے MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں دیکھا گیا۔ اسے دیکھنے والے اپنے بھی تھے اور غیر بھی۔ بعد میں غیروں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار بار جماعت کے مختلف فورم پر یہ توجہ دلائی ہے کہ قدرت ثانیہ یعنی خلافت ایک بہت بڑا انعام ہے اور امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں کہ ''اگر آپ نے دنیا پر غالب آنا ہے تو اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں''۔ ''آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے ہی وابستہ ہے''۔ خلافت کی مضبوطی کے حوالہ سے حضور انور نے یہ بھی فرمایا: ''خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے۔ اپنی اور اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے''۔

اس تقریر کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے استحکام خلافت کے لئے انصار کے کردار کے حوالہ سے تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ مجلس انصاراللہ کے بانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس انصاراللہ کی بنیاد رکھتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ مَیں نے چار دیواریں تعمیر کی ہیں تا کہ جماعت مضبوط ہو۔ کیونکہ کوئی عمارت چاروں دیواروں کے بغیر مضبوط نہیں ہوسکتی۔ جماعت کی عمارت کی یہ چار دیواریں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ ہیں۔

قرآن کریم میں انصار کا نام دو دفعہ آیا ہے۔ ایک جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے ضمن میں اور ایک جگہ انصارِ مدینہ کے حوالہ سے۔ چنانچہ آج کے انصار کی بھی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ انصار مدینہ کی طرح تبلیغ، تعلیم وتربیت اور دیگر ڈیوٹیوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ مالی جہاد میں بھی حصہ لیں اور تزکیہ کرنے میں بھی مدد کریں۔ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدّم رکھیں اور یاد رکھیں کہ اصل وقت امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ حضرت سید عبداللطیفؓ شہید کو جب مقتل کی طرف لے جایا جانے لگا تو کسی نے کہا کہ اپنے بیوی بچوں سے مل لیں لیکن آپؓ نے فرمایا کہ میرا اُن سے کیا تعلق، اللہ کا حکم آن پہنچا ہے سو مَیں جاتا ہوں۔ گویا اگر کوئی حقیقی تعلق رکھا تو وہ اپنے ربّ سے ہی رکھا اور اُسی کی خاطر زندگی گزاری اور اُسی کی خاطر جان قربان کی۔ انصار مدینہ نے بھی شہادت کو شیریں پھل کی طرح قبول کیا۔

آنحضورﷺ نے میدان احد میں شہید ہونے والے ایک نوجوان حضرت عثمان بن مظعونؓ کے ساتھ رسول اللہﷺ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ جب آپؐ کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات ہوئی تو اُن کی تدفین کے وقت آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس جنت میں۔

مکرم صدر صاحب نے زور دے کر کہا کہ تبلیغ کرنا ہر ناصر کا بنیادی فرض ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کو تبلیغ کا اس قدر خیال تھا کہ آپؓ نے تحریک جدید کے قیام کے وقت مبلغین کی تعداد کے حوالہ سے فرمایا کہ مَیں راتوں کو حساب لگاتا ہوں کہ کتنی تعداد ہمیں آئندہ چاہئے ہوگی جو تبلیغ اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داریاں ادا کر سکے، پانچ ہزار، دس ہزار۔ پھر آبادی کا حساب کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ بیس لاکھ مبلغ چاہئیں۔ دنیا کے نزدیک یہ واہمہ ہوسکتا ہے لیکن میرے یہ خیالات ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور عملی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔

مکرم صدر صاحب نے انصار پر زور دیا کہ وہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دو نفل ضرور ادا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے آسانی پیدا فرمائے۔ آپ نے اپنی تقریر کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت یاد دلائی جو حضور انور نے مجلس انصاراللہ یو کے کے اجتماع 2006ء کے موقع پر یوں ارشاد فرمائی تھی کہ ''ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ جواب نہیں دیں گے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (سورة المائدہ:25) کہ تو اور تیرا رب جا کر دشمن سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ نہیں بلکہ ہمارا جواب بھی وہی ہے جو مہاجرین دے چکے ہیں کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور

بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور ہماری لاشوں کو روندے بغیر دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا...... جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ انصار اللہ کے الفاظ پر غور کریں، اس عہد پر غور کریں جو آپ اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں پڑھتے ہیں۔ آج آپ سے تلوار چلانے کا مطالبہ نہیں کیا جار ہا، جنگ میں اپنے آپ کو جھونکنے کا مطالبہ نہیں کیا جار ہا، توپوں اور گولوں کے سامنے کھڑے ہونے کا مطالبہ نہیں کیا جار ہا۔ مطالبہ ہے تو یہ ہے کہ اللہ کے حقوق ادا کرو، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم کرو خدام کیلئے بھی مثال بن جائیں اور اطفال کیلئے بھی مثال بن جائیں، وہ تمہاری بیویوں کیلئے بھی مثال بن جائیں اور تمہاری بچیوں کیلئے بھی مثال بن جائیں۔ تمہاری مالی قربانیاں بھی ایسی ہوں جن کے نمونے سے دوسرے بھی فائدہ اٹھائیں"۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یوکے نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں دوسری اور تیسری پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ تبلیغی پروگراموں کے حوالہ سے بھی حوصلہ افزائی کے انعامات دیئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی کھانے کا وقفہ ہوا۔

اختتامی اجلاس کا انعقاد

اجتماع کا اہم ترین پروگرام اس کا اختتامی اجلاس تھا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تشریف لاکر انصار سے خطاب فرمایا۔ 7/اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ قریباً ساڑھے تین بجے مسجد بیت الفتوح میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور نے طاہر ہال کے باہر اپنے خدام میں رونق افروز ہوئے اور بعض گروپ تصاویر اتاری گئیں۔ پہلا گروپ برطانیہ کی تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء اور ریجنل ناظمین پر مشتمل تھا۔ دوسرے گروپ میں نیشنل عاملہ کے اراکین تھے اور تیسرے گروپ میں اجتماع کمیٹی کے اراکین شامل ہوئے۔

گروپ تصاویر کے پروگرام کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں تمام انصار اپنے آقا کی زیارت اور کلمات سے فیضیاب ہونے کے منتظر تھے۔ حضور انور کی آمد پر احباب نے نعرے بلند کئے اور حضور انور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ظفر اللہ احمدی صاحب نے کی اور آیات کریمہ کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے انصار کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل پاکیزہ منظوم کلام "اے خدا اے کارساز وعیب پوش وکردگار" سے چند اشعار پیش کئے۔ نظم کے اختتام پر حضور انور نے نظم پڑھنے کے انداز کی تعریف فرمائی کیونکہ یہ نظم ربوہ میں ہونے والے جلسوں اور اجتماعات میں پڑھی جانے والی نظموں کے انداز میں پڑھی گئی تھی۔ نظم کے بعد حضور انور نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل آنے والے انصار نیز حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس اور ریجن میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ان مجالس کے زعماء اور ریجنل ناظمین نے حضور انور کے دست مبارک سے اعزازات وصول کئے۔ امسال بھی مجلس نیو مالڈن اوّل آکر مسلسل دوسری بار علم انعامی کے اعزاز کی حقدار قرار پائی۔ جبکہ دوم مجلس مسجد فضل اور سوم مجلس مچم قرار پائی۔ چھوٹی مجالس میں اوّل لیڈز، دوم لور پُول اور سوم سوانسی آئی۔ بڑے ریجنز میں اوّل لندن، دوم بیت الفتوح اور سوم ساؤتھ قرار پائے جبکہ چھوٹے ریجنز میں اوّل نارتھ ویسٹ، دوم ساؤتھ ویسٹ اور اسلام آباد سوم آئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے نے اجتماع کے حوالہ سے رپورٹ پیش کرتے ہوئے اجتماع میں ہونے والے مختلف اہم پروگراموں کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ اجتماع کمیٹی سات ہفتے پہلے قائم کی گئی تھی جس کے صدر مکرم مرزا عبدالرشید صاحب تھے اور انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت کر کے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

مکرم صدر صاحب نے اجتماع کے دوران ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز دیگر اجلاسات میں ہونے والے پروگراموں اور شوریٰ کی کارروائی کا مختصراً ذکر کیا اور پھر اس اجتماع میں حاضرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے حوالہ سے یہ عرض کرنے کے بعد آج ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کی حاضری کو دیکھتے ہوئے بیت الفتوح کا کمپلیکس چھوٹا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے، حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ آئندہ سال ہونے والے اجتماع کے لئے اپنے فضل سے کوئی مناسب جگہ عطا فرمادے۔ امسال اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی کل تعداد 2052 تھی جن کا تعلق 98 مجالس سے تھا۔ جبکہ گزشتہ سال کی حاضری 1735 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

4:25 بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میرے سامنے آپ انصار بیٹھے ہیں۔ آپ میں سے بہت سوں کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی ہے اور بہت نسلوں سے آپ میں احمدیت چلی آرہی ہے۔ کئی ایسے بھی ہوں گے جو تیس چالیس سال سے خود احمدی ہیں اور اب تو لاکھوں کی تعداد میں ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے کہ آپؑ نے ترقی کرنی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نئے شامل ہونے والے اپنے واقعات بھی بیان کرتے ہیں کہ اُن کے قبول احمدیت کی کیا وجہ ہوئی اور پھر احمدی ہونے کے بعد اُن کے اندر کیا تبدیلی واقع ہوئی۔ مَیں اپنی جلسہ سالانہ یوکے کی دوسرے دن کی تقریر میں مختلف لوگوں کے واقعات بھی بیان کرتا ہوں لیکن اب واقعات کی کثرت کی وجہ سے ایک تقریر میں ان کا احاطہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کتنی جلدی ان لوگوں نے ترقی کی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے گزشتہ چند سالوں میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق پانے والوں کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور قریباً نصف گھنٹہ کے خطاب کے بعد اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی مجلس انصار اللہ برطانیہ کے ایک اَور کامیاب اجتماع کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن آئندہ اشاعت میں شامل کیا جائے گا)

متفرق امور

سالانہ اجتماع کے لئے دو مارکیاں مسجد بیت الفتوح کے کار پارک میں نصب کی گئی تھیں۔ ایک بڑی مارکی کو طعام گاہ کے طور پر اور دوسری مارکی کو نمائشگاہ کے طور

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

نیشنل مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم ہدایات وزرّیں نصائح

مجلس انصاراللہ برطانیہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ 19 رفروری 2012ء کی سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکین نیشنل عاملہ کو شرف ملاقات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت گروپ تصاویر بنوانے کے علاوہ تمام اراکین کو شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

حضور انور سے مجلس عاملہ کی یہ ملاقات قریباً پون گھنٹہ (45 منٹ) جاری رہی اور اس دوران حضور انور نے مختلف عہدیداروں سے اُن کے شعبہ جات سے متعلقہ امور دریافت کرتے ہوئے اُن کی راہنمائی فرمائی اور عمومی نصائح سے بھی نوازا۔ ان زرّیں ہدایات سے متعلق مختصر رپورٹ ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے، ہمیں خلافت احمدیہ کے مقام کا شعور عطا فرمائے اور حضور انور کی کامل اطاعت کرتے ہوئے خداتعالیٰ کے افضال سمیٹنے کی توفیق بخشے۔ آمین (قائد عمومی)

اس میٹنگ کا آغاز حضور انور نے دُعا کے ساتھ فرمایا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر **قائد صاحب عمومی** نے بتایا کہ اس وقت مجموعی طور پر 98 مجالس ہیں اور 100 فیصد مجالس کی رپورٹس ہر ماہ کے آخر تک آجاتی ہیں اور تمام رپورٹس پر مرکزی قائدین کی طرف سے تبصرہ بھی چلاجاتا ہے، جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دریافت فرمایا، کیا ہر مہینے آتی ہیں اور فرمایا کہ بڑے Efficient ہیں آپ لوگ تو، اتنی Efficiency تو کسی اَور مجلس نے نہیں دکھائی۔ پھر دریافت فرمایا کہ کیا صرف قائدین ہی رپورٹس پر تبصرہ بھیجتے ہیں یا دفتر اور صدر صاحب بھی بھیجتے ہیں۔ تو قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ دفتر اور صدر صاحب بھی کچھ رپورٹس پر تبصرہ مجالس کو بھیجتے ہیں۔

نائب صدر صف دوم نے حضور انور کو بتایا کہ اس وقت صف دوم کے انصار کی تعداد قریباً 2200 ہے اور اس سال نئے شامل ہونے والوں کی تعداد 200 ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا ان کے لئے کوئی خاص پروگرام بنایا ہے؟ جس پر نائب صدر صاحب نے بتایا کہ ان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق وصیت فورم منعقد کئے جارہے ہیں۔ اور دوسرا پروگرام ورزشی ہے جس میں پکنک بھی شامل ہے۔ اس پر **حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ ایسا پروگرام بنائیں جس میں ایکسرسائز (ورزش) ہو۔ مزید فرمایا کہ سائیکلنگ کا کوئی پروگرام بنائیں تاکہ لوگوں کی اس طرف توجہ ہو۔ سائیکلنگ 'احمدیہ یوتھ' کے نام سے تومشہور ہے 'احمدیہ انصار' کا نام بھی آنا چاہیے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **شعبہ تربیت** کے حوالہ سے اس سال کے پروگرام کے متعلق پوچھا تو قائد صاحب تربیت نے اس کی تفصیل بتائی جس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ باجماعت نمازوں کی طرف خاص توجہ کرائیں اور اپنے اپنے گھروں میں بھی نمازوں اور قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف توجہ کریں۔ **حضور انور نے مزید ہدایت فرمائی** کہ کم ازکم عاملہ ممبران کو اس کا پابند کریں اور نیشنل عاملہ سے اس کا آغاز کریں کہ ہر ممبر روزانہ 3 نمازیں باجماعت ادا کرنے کی پوری کوشش کریں اور اسی طرح جمعہ کی نماز میں بھی شامل ہونا بہت ضروری ہے۔

انصار میں سے کچھ تعداد ایسی ہے جو گھروں میں فارغ ہے، ان کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے کہ وہ مسجد یا نماز سنٹر میں اپنی نمازیں ادا کریں۔ اور روزانہ تلاوت قرآن کی عادت بھی ڈالیں۔

قائد صاحب تبلیغ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا کہ اس سال کے لئے ہم نے دوقسم کے ٹارگٹ دیے ہیں۔ ویلیجز کے لئے الگ اور شہروں کے لئے الگ۔ ہر مجلس مہینے میں کم ازکم ایک ویلیج وزٹ کرے اور ایک سٹال شہر میں لگائے۔ اور ریجن سال میں کم ازکم ایک قرآن Exhibition لگایا کرے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو Traditional طریقے ہیں تبلیغ کے کوئی اور نئے طریقے بھی Explore کریں جو ان سے ہٹ کر بھی ہوں۔ سٹال وغیرہ بھی ٹھیک ہیں۔ چھوٹے Towns اور جہاں چھوٹی موٹی آبادی ہو وہاں پرسنل رابطے ہوں اور یہاں کے گاؤں کے رہنے والے اور جو چھوٹے قصبوں کے رہنے والے ہیں ان میں فیملی Traditions ہیں، جس طرح ہماری ہوتی ہیں ان کی بھی ہیں۔ تعلق کو قائم بھی رکھتے ہیں تو یہاں پرسنل تعلقات بنائے جائیں تو وہ زیادہ اچھا رہتا ہے اس سلسلے میں جو Contacts ہیں ان کو بعد میں Followup کریں۔ دوسرے یہ کہ Follow up اس طرح کریں کہ پرسنل تعلق بن جائے اور صرف تبلیغی Followup نہ ہو۔

شعبہ نومبائعین کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ صرف پچھلے تین سال کے عرصہ میں بیعت کرنے والے احباب کو اس لسٹ میں شامل کریں اور ان سے مستقل رابطہ رکھیں، قائد صاحب نے بتایا کہ اس وقت نومبائعین کی تعداد 30 ہے اور ان تمام کا جماعت سے رابطہ ہے جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کیا ان کا انصاراللہ کے ساتھ رابطہ بھی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا کہ

ان کو چندہ تحریک جدید اور وقف جدید وغیرہ میں شامل کریں بے شک وہ معمولی رقم ادا کریں پھر باقاعدہ ان کو Main Streem میں لے آئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد صاحب تعلیم سے اس سال کے سلیبس کے متعلق دریافت فرمایا نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ کتنے انصار باقاعدگی سے پیپر حل کرتے ہیں، قائد صاحب تعلیم نے بتایا کہ جو پیپر بھجوائے گئے تھے، اس کا 1/3 واپس آئے ہیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی تعداد میں اضافہ کریں۔ اگر سارے عاملہ ممبران نیشنل، ریجنل اور لوکل ہی حل کر لیتے تو بہت بڑی تعداد میں پیپر اکٹھے کئے جا سکتے تھے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ مال کا جائزہ لینے سے پہلے مختصراً شعبہ وقف جدید اور ذہانت صحتِ جسمانی کا جائزہ بھی لیا اور ہدایات فرمائیں۔

شعبہ مال کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر قائد صاحب مال نے بجٹ اور وصولی کا طریقہ کار بتایا جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا جو چندہ ہے وہ ٹیکس نہیں ہے ہم کسی پر Impose نہیں کر سکتے کہ تم نے اتنا دینا ہے۔ اصل بجٹ یہ ہے کہ مجالس سے ناظم مال یا منتظم مال جو ہے وہ ہر ایک سے پوچھ کر بجٹ بنائے کہ تم کتنا دے سکتے ہو۔ اگر کوئی انکم (Income) نہیں بتانا چاہتا وہ نہ بتائے لیکن یہ بتا دے کہ کتنی ادائیگی کرے گا۔ اور اس طرح بجٹ بنا کر Collection کرنی چاہئے۔ نیز فرمایا کہ اگر کوئی ڈاکٹر ہے یا انجینئر ہے یا کاروباری وغیرہ ہے ان کو چندہ کی شرح بتانی چاہئے، بجٹ جو بننا چاہئے، سچائی پر مبنی ہونا چاہئے، اگر نہیں تو یہ کم از کم ہو کہ ہم اتنا دے سکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں، لیکن یہ کہنا کہ ہماری انکم ہی اتنی ہے غلط ہے، اس سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔

چندہ تو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی دینا ہے۔ لیکن ایک Assessment ضرور ہونی چاہئے۔ اس طرح جماعتی نظام میں بھی خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آپ مددگار ہیں Main جماعتی نظام کے۔

شعبہ تعلیم القرآن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قائد صاحب کوشش کریں اور جائزہ لیں کہ بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت کی عادت پڑے سب سے پہلے تو یہ کہ نیشنل عاملہ اور پھر ساری عاملہ کے ممبران جتنے بھی ہیں ان سب کو پابند کرنا چاہئے۔

اس کے بعد دیگر قائدین اور نائب صدر صاحبان سے ان کے شعبہ جات کے متعلق دریافت فرماتے ہوئے **حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ ایثار کے بارے میں فرمایا** کہ افریقہ کی سکیم برائے ماڈل ویلج میں جن انصار نے وعدہ کیا ہے، پیسے دے دیئے ہیں۔ قائد ایثار دورہ کر کے آئیں اور دیکھیں مکمل بھی ہوا کہ نہیں تا کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ زعماء کو داڑھی رکھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زعماء اعلیٰ اور ریجنل ناظمین سے ان کے کام کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اس میٹنگ کا اختتام ہوا۔

80% سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے انصار

تعلیمی پرچہ نمبر 2

مجلس کارڈف: ملک امجد فاروق صاحب، اکرم ڈار صاحب، شیخ رفیع احمد صاحب، سعید احمد ظفر صاحب، پرویز احمد خان صاحب، غضنفر علی صاحب، مبشر احمد خالد صاحب۔

مجلس اپرمچم: محمود عالم صاحب، غلام احمد صاحب، رانا شفقت علی صاحب، صغیر احمد صاحب، محمد اے سعید صاحب، رانا عطاء اللہ صاحب، افتخار ملک صاحب، چوہدری ظفر اللہ احمدی صاحب، مبارک احمد قادیانی صاحب، سلیم احمد صاحب، ناصر احمد بادل صاحب، عبدالغفار صاحب، ادریس احمد صاحب۔

ہڈرلز فیلڈ ساؤتھ: منیر احمد گھمن صاحب، عبدالشکور صاحب، مبشر احمد صاحب، محمد طاہر ورک صاحب، محمد منشاء صاحب، فاروق صادق صاحب۔

مجلس لیڈز: محمد ارشد زبیر صاحب، جاوید احمد صاحب، محمد شعیب نیر صاحب۔

مجلس ٹوٹنگ بیک: مظہر اقبال کاہلوں صاحب، محمد ابراہیم عابد صاحب، غضنفر احمد شیخ صاحب، بشارت احمد صاحب، انیس احمد صاحب، ملک نعمان احمد خان صاحب، بصیر احمد انور صاحب، عبدالحمید احمد صاحب، اشفاق احمد صاحب، رانا عبدالرزاق خاں صاحب۔

مجلس پریسٹن: داؤد احمد پیر صاحب، ظفر اللہ جمال صاحب۔

مجلس مسجد ویسٹ: مبشر احمد گوندل صاحب۔

تعلیمی پرچہ نمبر 3

مجلس مسجد ویسٹ: عزیز الرحمٰن صاحب، طاہر مقصود صاحب، فاروق احمد صاحب، مبشر احمد خان صاحب، انس احمد خان صاحب۔

مجلس ٹوٹنگ: رحیم بخش صاحب، عبدالماجد صاحب، عبدالشکور خان صاحب، ظفر محمود نور صاحب، دین محمد صاحب، نعیم بٹ صاحب، تنویر الدین احمد صاحب، طاہر محمود گوندل صاحب، نوید احمد ناگی صاحب، بشارت احمد صاحب، ناصر احمد چٹھہ صاحب، مظفر احمد مجوکہ صاحب، عبدالمجیب صاحب، محمد جمیل انور صاحب، سرفراز احمد صاحب، سمیع اللہ صاحب۔

مجلس لیڈز: جاوید احمد صاحب، محمد شعیب نیر صاحب۔

مجلس نیو مالڈن: عامر انیس صاحب، شمیم بھٹی صاحب، منور احمد صاحب، مبرور احمد غوری صاحب، ظہیر احمد کھوکھر صاحب، ناظم خان غوری صاحب، مرزا رشید صاحب، محمد احمد اظفر صاحب، انور علی ناصر صاحب، محمود احمد مختار صاحب، منور احمد باجوہ صاحب، فضلِ الٰہی صاحب، مرزا نذیر احمد صاحب، محمد اجمل صاحب، چوہدری منیر صاحب، ایم اسلم جنجوعہ صاحب، ندیم خان صاحب، قمر الزماں صاحب، سلیم احمد بھٹی صاحب، طاہر جنجوعہ صاحب، توقیر احمد صاحب، وقار عظیم صاحب، اعجاز عباسی صاحب، بشیر احمد شریف صاحب، محبوب الرحمٰن صاحب، نسیم جمال صاحب۔

اگر آپ اپنی کسی پسندیدہ کتاب کا تعارف "انصار ڈائجسٹ" کی زینت بنانے کے خواہشمند ہیں تو براہ کرم درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں:

07947408144

اَنصار ڈائجسٹ

فرخ سلطان محمود

اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ

نماز کی اہمیت اور دعا کی طاقت کا ادراک جس قدر ایک احمدی کو ہے، دنیا کا کوئی اور گروہ یا فرقہ اس کا آج اندازہ بھی نہیں کرسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل یہی نماز تھا اور مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ہر قسم کی ترقیات کا زینہ بھی دعا اور نماز ہی ہے۔ خلفاء کرام کے مطابق نماز سے زیادہ اہمیت کسی دوسرے عمل کو نہیں دی جاسکتی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں ہر سطح پر اس موضوع پر بہت کچھ لکھا اور شائع کیا جاچکا ہے۔ تاہم حال ہی میں منظر عام پر آنے والا ایک مختصر کتابچہ اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ ہے جو دراصل مکرم ومحترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقعہ پر کی جانے والی تقریر ہے جس میں بعد ازاں حضرت اقدسؑ اور خلفاء کرام کے چند قیمتی ارشادات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ عمدہ ترتیب اور عام فہم انداز میں پیش کئے جانے والے منتخب ارشادات بہت مؤثر ہیں۔

A5 سائز کے 54 صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتابچہ طبع کروانے کی سعادت شعبہ تربیت لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کو ملی ہے۔ لکھائی کا سائز بہت مناسب ہے اور کمزور نظر والے بھی آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

اگرچہ ان ارشادات میں سے انتخاب کرنا بھی ایک مشکل امر تھا تاہم ایسا کرنا ناگزیر بھی تھا۔ ہماری رائے میں ان بیش قیمت ارشادات کو بار بار پڑھنا اور دوسروں کے سامنے دہراتے چلے جانا ضروری ہے تاکہ نماز کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں رچ بس جائے اور نماز ہماری زندگیوں کا جزو بن جائے۔

☆ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں وہ لوگ ہی محبوبِ خدا ہیں"۔ (المعارج:24)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے جان بوجھ کر نماز ادا نہ کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا"۔ (حدیث از کنز العمال کتاب الصلوٰۃ)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

= "نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس، استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے"۔ (کشتی نوح)

= "جس نماز میں تضرّع نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں، وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہوجاؤ کہ رقّت طاری ہو جائے جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اسکے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اسکی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے؟ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے، وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی...... نماز وہی اصلی ہے جس میں مزا آجاوے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے، نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے"۔ (ملفوظات)

= "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوح)

= "نماز خدا کا حق ہے، اسے خوب ادا کرو...... اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو"۔ (ملفوظات جلد سوم)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ارشاد ہے:

"کان کھول کر سنو! جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں"۔ (خطبات نور)

☆ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

= "نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائمقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دے دیتا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل)

= "گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کردے۔ نماز بہرحال شرائط سے مقدم ہے"۔ (ایضاً)

= "قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے...... پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے، خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا"۔ (ایضاً)

☆ نماز باجماعت کے لئے آنحضورﷺ کا نمونہ یہ تھا کہ آخری بیماری میں شدید بخار میں مبتلا تھے اور غشی طاری تھی۔ گھبراہٹ کے عالم میں دریافت فرمایا کہ کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ بتایا گیا کہ مسجد میں صحابہ آپؐ کے منتظر ہیں۔ بخار کی شدّت کم کرنے کے لئے جسم پر پانی ڈلوایا۔ مسجد جانے کے لئے اٹھے تو پھر غشی طاری ہوگئی۔ ہوش آنے پر پھر نماز کا پوچھا۔ بتایا گیا کہ صحابہ انتظار میں بیٹھے ہیں۔ پھر جسم پر پانی ڈلوایا۔ بخار ذرا کم ہوا لیکن پھر غشی طاری ہوگئی۔ جب ذرا افاقہ ہوا تو دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اس حال میں مسجد کے لئے روانہ ہوئے کہ پاؤں زمین پر گھسٹتے جارہے تھے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ کا عدیم المثال نمونہ قائم فرمایا۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ یہ تھا کہ ایک بار سر کی سخت تکلیف لاحق ہوگئی کہ آپؑ تین روز کے لئے مسجد آکر نماز نہ پڑھ سکے۔ چوتھے روز ذرا افاقہ ہوا تو فجر کی نماز پر تشریف لے آئے اور بمشکل بیٹھ کر نماز باجماعت ادا کی۔ بیماری کی یہ حالت تھی کہ آپؑ پسینہ میں غرق تھے اور ضعف اس قدر تھا کہ نماز کے بعد مزید بیٹھ بھی نہ سکے اور وہیں مسجد میں لیٹ گئے۔

غور کیجئے کہ غلامؑ اپنے آقاؐ کے نقش قدم کی کس طرح پیروی کرتا ہے۔ پوری دیانتداری کے ساتھ اپنے نفسوں کا محاسبہ کیجئے کہ ان مغفور اور معصوم ہستیوں کے قیام نماز کی اگر یہ کیفیت تھی تو ہم گناہگاروں کو اس میدان میں کتنا مستعد اور فعّال ہونے کی ضرورت ہے؟

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

= "کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے"۔

= "بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں...... اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے"۔

قیادت تبلیغ ۔ مجلس انصار اللہ یو کے

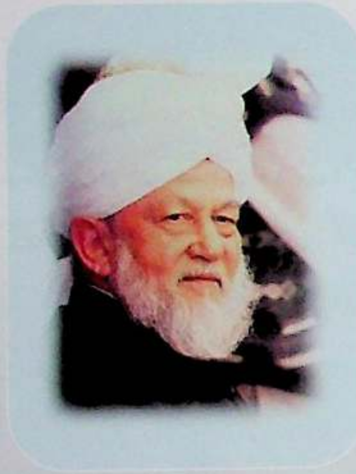
ستمبر / اکتوبر 2012

تبلیغ نیوز لیٹر

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ



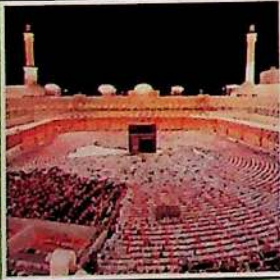




اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! اور اے دین مصطفیٰ ﷺ کے متوالو! اب اس خیال کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا کام لگائے گئے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر ایک خدا کے حضور اس بات کا جواب دہ ہو گا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں تم بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اوّلین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983 بمقام ناصر آباد سندھ)

آنحضرت ﷺ سے حقیقی محبت کا اظہار



اس عظیم محسن انسانیت کیلئے ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مسلمان کا دل خون ہونا چاہئے تھا، اور ہوا، اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کو تکلیف پہنچی، کہ ہم آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں جس نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے عظیم مقام کا ادراک عطا فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت سے متعلق کتب جن کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے، یورپ میں یا انگلستان میں یا انگریزی بولنے والے ملکوں میں، وہاں رکھوانی چاہئیں یہ کتب، نیز اگر کسی طبقے کو مفت بھی مہیا کرنی پڑیں تو کی جاسکتی ہیں، خاص طور پر وہ کتب جن کا انگلش ترجمہ ہو چکا ہے یا کسی اور زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، ان کو کثرت سے پھیلایا جائے۔ دنیا کے سامنے ہم نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کو رکھنا ہے، یہ ہمارا کام ہے اور اس کو بہر حال ہمیں ایک کوشش کر کے سر انجام دینا چاہئے، آج یہ کام ایک لگن کے ساتھ صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے۔ (خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012)

محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجلس انصار اللہ یو کے، کے تحت 13 ہزار کتب Life of Muhammad ﷺ کی تقسیم کا کام ریجنز اور مجالس کے ذریعہ تمام انصار کو اس اہم خدمت کے لئے شامل کیا جارہا ہے، تاکہ آنحضرت ﷺ سے حقیقی محبت کا اظہار کرنے کا موقع سے کوئی محروم نہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیلی رپورٹ اگلے شمارہ میں شامل کی جائے گی۔

تبلیغی پروگراموں کی سالانہ رپورٹ

یہ رپورٹ بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ یوکے مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ نے پیش کی

مجلس انصار اللہ یوکے، کے تحت گزشتہ ایک سال میں کی جانے والی تبلیغی کاوشوں پر مبنی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

تبلیغی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لئے مختلف ذرائع کو اپنایا گیا۔ جس میں دیہاتوں اور شہروں میں تبلیغی اسٹالوں کے علاوہ مجالس سوال و جواب اور قرآن Exhibition شامل ہیں۔ نیز یہ کوشش کی گئی کہ ہر مجلس ماہانہ طور پر ان پروگراموں کا انعقاد کرے۔ جس کے لئے تمام ریجنز کو قرآن Exhibition پوسٹر سیٹ اور تمام مجالس کو بھی تبلیغی سٹالوں اور پروگراموں کے لئے تبلیغ بکس مہیا کی گئیں۔ تبلیغی پروگراموں کی ہفتہ وار رپورٹ، حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ جس میں تبلیغی کاموں میں حصہ لینے والی مجالس اور انصار کے نام بغرضِ دعا پیش کئے جاتے ہیں۔ تبلیغی پروگراموں کی باقاعدہ اشاعت تبلیغ نیوز لیٹر کے نام سے انصار الدین میں کی جارہی ہے، جس میں مجالس میں منعقدہ تبلیغی پروگراموں کی رپورٹس معہ تصاویر ریجن وائز انصار کے ناموں کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ حصہ لینے والے انصار کی حوصلہ افزائی کی جائے اور دوسرے انصار کو Motivate کیا جاسکے۔

لیکن رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ بار بار وہی انصار ہیں جو تبلیغی کاموں کے لئے وقت دے رہے ہیں۔ اور ابھی بہت بڑی تعداد ہے جو حصہ نہیں لے رہے۔ آپ سب انصار بھائیوں سے مَیں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا جائزہ خود لیں کہ کیا آپ تبلیغ کے لئے وقت کی قربانی کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے انصار باہر نکلیں اور تبلیغ کریں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور نُصرت سے انصار اللہ کی 5 ٹیموں نے بے متعلقہ تبلیغی گاؤں میں 731 تبلیغی دورہ جات کرکے 118,620 ملینیم لیف لیٹس گھروں میں تقسیم کئے۔

تبلیغی اسٹال کے ذریعے بھی لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 992 تبلیغی اسٹال گاؤں اور شہروں میں لگائے گئے۔ جن پر 13,250 لوگوں نے اسٹالوں پر visits کیا۔ اور 76,270 مختلف جماعتی لٹریچر تبلیغی اسٹالوں سے بہت دلچسپی سے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ بہت بڑی تعداد نے قریب سے گزرتے ہوئے بھی بینر پر لکھی تحریر Love For All Hatred For None کو رُک کر پڑھا اور بہت سراہا۔ گزشتہ ایک سال میں 123 مجالسِ سوال و جواب اور قرآن کریم کی نمائشیں منعقد کی گئیں۔

جس میں مجلس انصار اللہ یوکے کے تحت تیار کردہ قرآن کریم پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور قرآنِ کریم کے مختلف تراجم والے نسخے بھی نمائش کے لئے رکھے گئے۔

قرآن کریم نمائشوں کے دوران ہونے والی مجالسِ سوال و جواب اور اسکول لیکچرز میں 5828 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔

دورانِ سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 34 بیعتیں حاصل ہوئیں ہیں۔

اس سال خاص طور پر ویمبلڈن ٹینس ٹورنمنٹ کے موقع پر 17,550 ملینیم لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ جس کے لئے مقامی ریجن لندن اور بیت النور کے انصار نے خدمت کی توفیق پائی۔

نیز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مجلس انصار اللہ کے تحت لندن اولمپکس کے موقع پر 400,000 اسپیشل تبلیغی پوسٹ کارڈز پرنٹ کرواکر تقسیم کئے گئے۔

جس میں 6 ریجنز لندن، بیت الفتوح، بیت النور، ساؤتھ، مڈل سیکس اور ایسٹ کی 47 مجالس کے تقریباً 700 انصار نے بھرپور حصہ لے کر، اللہ تعالیٰ کی تائید و نُصرت سے تقسیم کے کام کو صرف 4 دِنوں میں مکمل کر دیا۔ گویا مہینوں کا کام دِنوں میں مکمل ہو گیا۔

ان ساری کاوشوں کے پیچھے ہمارے زعماء مجالس اور انصار بھائیوں کی ہمت اور عزم کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ کہ باوجود خراب موسم کے اور باوجود رمضان کے روزوں کے دنوں میں، وقت کی قربانی کرتے ہوئے خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور دین دنیا کی بہترین حسنات سے نوازے۔ آمین

اس رپورٹ کے بعد تبلیغ میں نمایاں کام کرنے والے چند انصار نے اپنے تجربات بیان کئے۔ بعدہ مکرمی منصور احمد کاہلوں صاحب نائب صدر اول نے پاکستان میں احمدیوں کی قربانیوں اور مشکلات کا ذکر کیا۔ نیز پاکستان سے حال ہی میں آئے چند احباب نے لاہور اور دوسرے علاقوں کے حالات بیان کئے تاکہ تبلیغی کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ انصار کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ باہر نکلیں اور تبلیغ کریں۔








with a mighty striving" 25:53
Annual Ijtema 5 - 7
ANSARULLAH UK






Annual Ijtema
7 Oct 2012





لندن میں اولمپکس گیمز کے

دوران دعوت الی اللہ کے حسین لمحات میں چند روحانی تجربات

(ناظم رسول بٹ۔ صدر جماعت مچم۔ لندن)

دعوت الی اللہ کا کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ عمل ہے۔ قرآن مجید کی سورہ حٰم السجدۃ آیت ۳۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

مشہور حدیث ہے کہ ہمارے پیارے رسول سیّدنا حضرت محمد ﷺ نے حضرت علیؓ کو دعوت اِلی اللہ کے کام کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "اے علیؓ اگر تیرے ذریعہ کوئی ایک شخص ہدایت پا جائے تو تیرے لئے یہ عمل سو سرخ اونٹوں کی دولت سے زیادہ قیمتی ہے"۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچّے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کُفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اِسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

جماعت احمدیہ، سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دل میں موجزن جوشِ دعوتِ اِلی اللہ کے اس پاک جذبہ کو نسلاً بعد نسلٍ آگے بڑھا رہی ہے۔ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ من حیث الجماعت دعوت الی اللہ کے لئے میّسر مناسب مواقع سے خوب فائدہ اٹھاتی ہے۔ گزشتہ دنوں اگست ۲۰۱۲ میں لندن میں اولمپکس گیمز کا انعقاد ہوا۔ جماعت احمدیہ یوکے کی ذیلی تنظیم انصار اللہ نے اس موقعہ کے لئے لندن کے زائرین اور اولمپکس گیمز کے شائقین کو جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کرنے کے لئے ایک کثیر تعداد میں انتہائی خوبصورت تصویری کارڈز تیار کروائے۔ یہ کارڈز لندن کے مختلف خوبصورت مناظر پر مشتمل تھے۔

ان کارڈز کی ایک طرف جماعت کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" بزبان انگریزی لکھا ہوا تھا۔ اور ان کارڈز کی دوسری طرف جماعت احمدیہ سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے جماعت کی ویب سائٹ درج کی گئی تھی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دعوتِ اِلی اللہ کے کام کے لئے چھوٹے چھوٹے اشتہار اور پمفلٹ وغیرہ کی اشاعت کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

"یُورپ اور دوسرے ملکوں میں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو تا کہ سب اسے پڑھ لیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

ایک دن ان کارڈز کی تقسیم کے لئے ہم چند احباب ریلوے اسٹیشن واٹرلُو کے ماحول میں پہنچے ہی تھے کہ بہت تیز بارش شروع ہو گئی۔ بارش سے بچاؤ کے لئے ہم ایک پُل کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ راہگیروں کی ایک کثیر تعداد نے پُل کے نیچے سے گزرنے والے راستہ کو اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس بارش کے دوران ہم نے راہگیروں میں پانچ ہزار کارڈز تقسیم کئے۔ راہگیر بڑے شوق سے یہ کارڈز وصول کر رہے تھے۔ کارڈز تقسیم کرنے والے گروپ کے تمام احباب روحانی لذت محسوس کر رہے تھے۔ کارڈز کی تقسیم میں تیزی کے عمل کے مشاہدہ سے تمام احباب اپنے اپنے رنگ میں اپنے روحانی جذبات اور تجربات کا اظہار کر رہے تھے۔ مثلاً یہ کہ ہم صرف ڈیوٹی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا سچّا ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے فرمایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور پھر ایک غیر معمولی واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ اولمپکس گیمز کے مقام پر جانے والی کوچز کے نگران نے پندرہ کوچز کے مسافروں کی تعداد کے مطابق ہمارے گروپ سے کارڈز وصول کئے۔ اور پھر خود ہر ایک کوچ میں جا کر ان کارڈز کو تقسیم کیا۔

پس تھوڑے سے وقت میں تھوڑی سی کوشش اور کم سرمایہ سے ایک کثیر تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام امن وسلامتی اور صلح وآشتی پہنچانے کا موقعہ ملا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس حقیر مساعی کے غیر معمولی نتائج پیدا فرمائے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

"کتابیں ہم مفت دیتے ہیں مگر اس میں ہماری سادگی نہیں ہے نہ ہم غلطی پر ہیں۔ ہمارا منشاء تبلیغ کا ہوتا ہے۔ اگر ہزار کتاب شائع ہو اور ایک شخص بھی راہِ راست پر آجاوے تو ہمارا مطلب پورا ہو گیا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۳)

تبلیغی نمائش بَر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ یو کے 2012ء





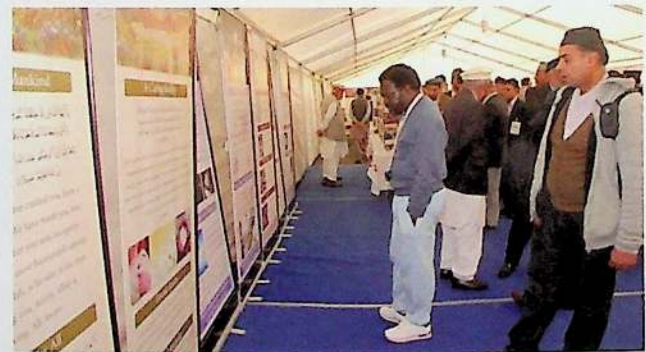
















South West Region

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ریجن South-West کو مورخہ 15 ستمبر بروز اتوار 2012ء Cardiff میں ایک کامیاب تبلیغی پروگرام کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام عید پارٹی کے نام سے منعقد کیا گیا۔ جس کا انتظام کارڈف کے ایک مشہور ہوٹل میں تھا۔ جس میں قرآنِ کریم سے متعلق پوسٹرز آویزاں کئے گئے اور قرآن کریم کے مختلف تراجم والے نسخہ جات کی نمائش بھی لگائی گئی۔ مکرم منور مغل صاحب ریجنل ناظم ساؤتھ ویسٹ اور زعیم مجلس کارڈف مکرم سعادت صاحب نے بڑی محنت سے Wales پارلیمنٹ کے مختلف منسٹرز اور ممبران کو دعوت دی، یہ تمام مہمان پہلی مرتبہ کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ سات مزید کونسلرز اور پانچ مقامی چیریٹیز کے نمائندے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

پروگرام محترم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم معہ انگریزی ترجمہ کیا گیا۔ مکرم ریجنل ناظم صاحب انصار اللہ نے مہمانوں کو اس پروگرام میں خوش آمدید کہا اور پروگرام کا تعارف پیش کیا۔ پروگرام اور جماعت کا تعارف مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب نائب صدر نے پیش کیا۔ مکرم مبارک بسرا صاحب ریجنل مشنری نے اسلام میں دو عیدوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ رمضان المبارک کے بعد منائی جانے والی عید کی کیا اہمیت ہے۔ بعدہ تمام اہم مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور Love for All, Hatred for None کے پیغام کو بہت موئثر قرار دیا اور سراہا۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اقدس کی دعاؤں کے ساتھ ان بہت ہی کمزور کوششوں کے بہت بہتر نتائج ظاہر ہوئے۔ الحمد اللہ

آنے والے مہمانوں کی اکثریت پہلی مرتبہ شامل ہوئے ہیں۔ سب نے مسجد پروجیکٹ میں بہت دلچسپی لی ہے۔ اور ظاہری طور پر مدد کی یقین دہانی کروائی ہے۔

ویلش ممبر اسمبلی جناب محمد اصغر صاحب (پاکستانی) نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں، مگر جماعتِ احمدیہ اس وقت سب سے نمایاں اسلام کی تبلیغ اور خدمت کر رہی ہے۔ اور انسانی فلاح و بہبود کے بے شمار پروجیکٹس پر سرگرم عمل ہے۔ اس جماعت میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبد السلام صاحب جیسے ملک و ملت کی خدمت کرنے والے عظیم انسان پیدا ہوئے۔

پھر انہوں نے ذاتی مثال پیش کی کہ کسی بھی انسانی خدمت کے لئے جماعت کے ممبر ہر وقت پیش پیش رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب ان کے والد کی پیدائش ہسپتال میں ہوئی تو اُن کی والدہ پیدائش کے وقت فوت ہو گئی۔ اُس زمانے میں دودھ وغیرہ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے اس حالت میں اکثر بچے مر جایا کرتے تھے۔ لیکن چند بستر دور ایک خاتون اپنے بچے کی پیدائش کے سلسلہ میں ہسپتال میں تھی۔ انہوں نے میرے باپ کو دودھ پلانا شروع کر دیا اور اس طرح میرے باپ کو زندگی نصیب ہوئی۔ یہ عظیم خاتون احمدی گھرانہ سے تھیں۔ اجلاس کے بعد بھی اصغر صاحب بڑی دیر تک بیٹھے رہے اور لندن آکر حضورِ اقدس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب نے Cardiff میں مسجد پروجیکٹ کے متعلق بیان کرتے ہوئے جماعت کے امن پیغام کو بیان کیا اور بتایا کہ ہم امن پسند جماعت ہیں، ہم کسی قسم کی زبردستی کے قائل نہیں۔ ہم یہاں مسجد بنانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں، تاکہ امن اور انسانیت اور ہمدردی خلق کے کاموں کو اس علاقہ میں بھی احسن رنگ میں ادا کر سکیں۔

مکرم صدر صاحب انصار اللہ یوکے نے اختتامی دعا سے قبل مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں امن کی تعلیم اور جہاد کے فلسفہ کا ذکر کیا۔ اس پروگرام میں 93 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ تمام مہمانوں نے مختلف تراجم والے قرآن کریم کی نمائش اور قرآن پوسٹرز میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے پڑھا۔ خاص مہمانوں کو جماعتی لٹریچر اور چند کُتب (جن میں اسلامی اصول کی فلاسفی، Islam's Response to Contemporary Issues، Some distinctive features of Islam - اور قرآن کریم انگریزی ترجمہ تحفہ پیش کی گئیں۔

مرکز سے مکرم شکیل احمد بٹ صاحب قائد تبلیغ اور ان کی ٹیم کے 6 ممبران خصوصی طور پر پروگرام کی تیاری اور قرآن نمائش لگانے کے لئے علی الصبح لوکل مجلس کی مدد کے لئے کارڈف پہنچ گئے تھے۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ یوکے کے ہمراہ مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب نائب صدر، مکرم چوہدری ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب نائب صدر، مکرم ڈاکٹر منور ساقی صاحب قائد تربیت،، مکرم خالد محمود صاحب ایڈیشنل قائد عمومی اور مکرم محمود مرزا صاحب قائد اشاعت پروگرام میں شامل ہوئے۔ (اگلے صفحہ پر اس پروگرام میں شامل ہونے والے خاص مہمانوں کے نام اور تصاویر شامل ہیں)